Regd. No E-P-67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷
فی پرچہ
۱۳ نئے پیسے

جلد ۶ | ۳۱ اخاء ۱۳۳۶ ہش | ۶ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ | ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۴۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں۔ کہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ (الحمد للہ)

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

—— پاکستان میں حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب۔ محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی۔ جناب مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا تا حال بیمار ہیں۔ احباب ان تمام بزرگان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔

قادیان ۲۹ اکتوبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال خیریت سے ہیں۔

روس کا مصنوعی چاند اور خدائی نوشتے

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

کسے معلوم تھا کہ چھ ہزار سال گذرنے کے بعد اس زمین پر بسنے والا انسان اجرام فلکی کے حالات معلوم کرنے کے لئے اپنے ایک نمائندے کو زمین سے پانچ سو سائڈ میل اوپر فضا کی بلندی میں بھیجے گا۔ مصنوعی سورج اور چاند پیدا کرنے کا خیال بنی نوع انسان کا پرانا خیال ہے۔ لیکن سو سال سے سائنسدانوں کو اس کے امکانات زیادہ روشن آنے لگے۔ اور ماہر سائنسدان اس معاملہ میں خاص دلچسپی لینے لگے۔

انسان کا شوق پرواز

انسان کو فضا میں مصنوعی سیارہ چھوڑنے کا خیال کیوں آیا؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انسان چاند۔ مریخ اور زہرہ وغیرہ پر جانا چاہتا ہے۔ چاند کو تو عہد قدیم سے اہل زمین اپنا معشوق و دلربا اور دلنواز سمجھتے آرہے ہیں۔ ہر قوم کے شعراء نے اپنے محبوب کو چاند سے تشبیہ دی ہے۔ اور بعض لوگ تو چاند کو بجائے خود ہی کا ایک ٹکڑا سمجھ کر اس کو اپنی ہی زمین کا ایک حصہ سمجھتے ہیں۔ لیکن فلسفیوں کو اس سیارہ سے جو دلچسپی ہوئی تو اس کی ایک وجہ اور بھی ہے۔ یہی سیارہ زمین سے قریب تر ہے۔ اور یہاں پہنچنے کے بعد دوسرے سیاروں پر جانے میں سہولت ہوگی۔ پھر یہاں قیمتی ذخائر کے ملنے کی بھی امید ہے اسی غرض سے سائنس دانوں کو چاند پر چڑھائی کی ترغیب دی۔ لیکن زمین اور چاند کے درمیان تو لاکھوں میل کا فاصلہ ہے۔ یہ کیسے طے کیا جائے۔ سائنسدان اس نتیجہ پر تو پہنچ گئے تھے کہ چاند پر پہنچنے کے لئے تیس قسم کے طبقات میں سے گذرنا پڑے گا۔ پہلا طبقہ وہ ہے جہاں تک زمین کی حکومت ہے۔ اور زمین کی کشش ثقل ہر شئے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ دوسرا طبقہ خلا کا ہے۔ جہاں ہر چیز زمین و چاند کے درمیان معلق ہے۔ اس کے بعد چاند کی حکمرانی شروع ہوتی ہے اور ہر شئے کو چاند اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ یہ تو سائنس والوں کی موٹی موٹی دریافتیں ہیں۔ جنہیں غیر سائنسدان بھی سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن ان طبقات سے گذرنے میں سینکڑوں مشکلات ہیں۔ جن پر قابو پانا ضروری ہے جیسے فضا کی ہوائی تقسیم۔ زمین کی گردش کا اثر وغیرہ۔ اور جب تک انسان ان تمام حالات پر قابو نہ پالے چاند تک پہنچنا دشوار ہوگا۔ سائنس دانوں نے انہیں مشکلات پر قابو پانے اور کائنات فضا و خلا کے حالات معلوم کرنے کے لئے پہلے مصنوعی سیارے کا اڑانا ضروری سمجھا۔ اگر سائنسدانوں کو اس میں خاطر خواہ کامیابی ہو جائے تو پھر وہ زمین سے چاند تک سفر کرنے کے لئے فضاء میں کئی اسٹیشن بنا لیں گے۔ اور مسافر بار بار ان اسٹیشنوں پر ستاتا اور نئی طاقت حاصل کرتا ہوا آگے کو روانہ ہوگا۔ اور اس طرح کئی منزلوں پر رکتے رکاتے انسان یا انسان کے راکٹ کا چاند پر پہنچنا ممکن ہوگا اور اس کے بعد مریخ و زہرہ پر جہاں آبادیوں کا گمان ہے۔

سو سالہ جدوجہد

قریب قریب سو سال سے دنیا کے سائنسدان اس فکر و کوشش میں لگے تھے۔ مگر گوئے سبقت روسی سائنسدانوں کی قسمت میں لکھی تھی۔ چنانچہ تاریخ عالم میں ۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء کا دن بنی نوع کی زندگی کا نیا دن شمار کیا جائے گا۔ جب روسی سائنسدانوں نے ایک مصنوعی چاند کے اڑانے میں کامیابی حاصل کر لی۔ یہ چاند زمین سے پانچ سو سائٹھ میل اوپر کائنات فضا میں اٹھارہ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر رہا ہے۔ کہا جاتا ہے اس نے گردش کے لئے اپنا ایک محور بنا لیا ہے۔ یہ اسی محور پر گھومتا ہوا ساری دنیا کا ۹۶ منٹ میں چکر کاٹ لیتا ہے۔ اس ستارے میں ریڈیو ٹرانسمیٹر اور کیمرے لگے ہیں۔ ریڈیو سے یہ زمین والوں کو سگنل دیتا ہے۔ اور کیمرے سے چاند اور زمین کے فوٹو لے رہا ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے ریڈیو سٹیشنوں پر اس کے سگنل سنے جا رہے ہیں۔ اس کی آواز بیپ بیپ سی ہے۔ اور وہ تمام آبادیاں جو اس محور کے سامنے آئی ہیں وہاں سے مصنوعی سیارہ دیکھا جا سکتا ہے۔ لیکن طلوع و غروب آفتاب کے وقت ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہر اس کے محور کے سامنے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے مدراس و میسور نے اس کے سگنل ریکارڈ کئے۔ یہ مصنوعی سیارہ قزاقستان و واشنگٹن میں دوربین کی مدد کے بغیر بھی دیکھا گیا ہے۔

دوسری کوشش

یہ روسی سائنسدانوں یا یوں کہیے کہ بنی نوع انسان کی پہلی کوشش ہے۔ جو اسرار کائنات معلوم کرنے کے لئے منظر عام پر آئی ہے اس کے بعد ہی اور کوششیں ہونے والی ہیں۔ روسی سائنسدان ہی یوم انقلاب روس یعنی ۲۳ فروری ۱۹۵۸ء کو دوسرا سیارہ اڑانے والے ہیں۔ وہ سیارہ اس سے ترقی یافتہ ہوگا۔ وہ چاند کے گرد چکر کاٹے گا۔ اور چاند کے اس حصہ کا بھی فوٹو لے گا جو زمین سے اوجھل ہے۔ روسی سائنس دان ولاڈیمیر بشک نے کہا ہے کہ چاند تک جانے کے لئے جتنی رفتار کی ضرورت ہے اس سیارہ کی رفتار اس سے صرف پچیس فی صدی کم ہے۔

امریکی سیارہ

روس کے اس مصنوعی سیارے نے امریکن سائنسدانوں کے لئے تازیانہ کا کام کیا ہے اور اب وہ بھی جلد از جلد اپنا مصنوعی سیارہ فضاء میں بھیجنے کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں۔ خیال ہے۔ کہ اگلے موسم بہار میں امریکن سیارہ بھی پرواز کرنے لگے گا۔

ابھی تک امریکی اور روسی سیارے کا جو فرق معلوم ہو سکا ہے وہ یہ ہے کہ روسی سیارہ امریکی سیارے سے وزنی ہے۔ روسی سیارے کا وزن ۱۸۵ پونڈ ہے اور امریکی سیارے کا وزن صرف ۲۰ پونڈ ہوگا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ امریکی سیارہ سورج سے اپنی بیٹری چارج کرے گا۔ اس کا محور بھی روسی سیارے سے مختلف ہوگا۔ اور وہ سمت سفر بھی زیادہ صحیح بنائے گا۔

سیارہ اڑانے کا طریقہ

سیارے کے اڑانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ یہ راکٹ کے ذریعہ فضا میں پھینکا جاتا ہے امریکی سیارے کی پرواز کی جو کیفیت بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اس کو تین راکٹ اوپر لے جائیں گے۔ پہلا راکٹ اپنی طاقت بھر اوپر جا کے خود زمین پر گر جائے گا۔ وہاں سے اس کو دوسرا راکٹ اور اوپر لے جائیگا۔ لیکن یہ دوسرا راکٹ بھی زمین پر گر جائے گا۔ پھر تیسرا راکٹ اس سیارہ کو وہاں لے جائے گا جہاں سے یہ بھی واپس نہیں آئے گا۔ اور سیارے کے ساتھ یہ بھی فضاء میں چکر کاٹنے لگے گا۔ اور خیال یہ ہے کہ زمین کی گردش کی وجہ سے جس جگہ کی ہوا بہت تیز رفتار ہے وہیں یہ سیارہ بھی پرواز کرے گا۔

نفسیاتی اثر

ہندوستان کے مشہور سائنس دان پروفیسر ستیش بوس نے کہا ہے کہ روس نے جو سیارہ پھینکا ہے۔ اس سے کوئی نفع بخش معلومات حاصل نہ ہوں گے۔ نہ اس سے روس کی فوجی طاقت میں کوئی اضافہ ہوگا۔ یہ تو خیر ایک سائنس دان کا اندازہ ہے۔ لیکن نفسیاتی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو روس نے سبقت یا عجلت کر کے نفسیاتی اعتبار سے بڑی زبردست فتح حاصل کر لی ہے ابھی تک سائنس میں روس امریکہ کا ہمسر نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے روس کے ایٹم بم کی ایجاد پر بھی آئیزن ہاور نک نے شک و شبہ کا اظہار کیا تھا۔ لیکن اس ایجاد نے دنیا کے (باقی صفحہ ۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے رہنما آرٹ پریس امرتسر چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۷ء

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

خوشی کا مقام ہے کہ ہمارے دیگر بھائیوں کو بھی اس طرف توجہ پیدا ہوئی کہ وہ کم سے کم سال میں ایک دفعہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا اہتمام کریں جن میں خصوصیت سے اپنے ہموطن غیر مسلم حضرات کو اس نبی معظم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر اظہار خیال کا موقعہ دیں۔ چنانچہ چند سالوں سے اس نیک تغیر کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ ادھر ربیع الاوّل کا مبارک مہینہ شروع ہوا ادھر ملک کے مختلف اطراف میں میلاد النبیؐ کی تقریبات کے سلسلہ میں بعض مقامات پر سیرت طیبہ پر تقاریر اور سلسلہ اجلاسات کا اہتمام کیا جانے لگا۔ اگرچہ ہمیں اصولی طور پر عید میلاد کی مقررہ رسم سے تو اصولاً اختلاف ہے جس کا ہمارے نزدیک نہ تو اپنوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس سے غیروں کو اسلام کی طرف جذب اور کشش پیدا ہوتی ہے۔ البتہ اس تقریب کو اگر اس طور سے منایا جائے کہ دنیا کے محسن اعظم حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف روشن پہلوؤں پر مؤثر رنگ میں تقاریر کی جائیں اور سامعین ان باتوں کو اپنے دل میں جگہ دیں اور ساتھ ہی اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی شان کو مؤثر رنگ میں اپنے غیر مسلم ہموطنوں کے ذہن نشین کرائیں تو یہ مہم ملک و ملت دونوں کے لئے نیک، مفید اور بابرکت ہو سکتی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اس وقت اس مفید اور بابرکت طریق کو منظم طور پر رائج کرنے کا تمام تر سہرا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے سر ہے جبکہ آپ نے آج سے تیس سال قبل ۱۹۲۷ء کے اوائل میں ملک کی زہر آلود فضا کو دیکھتے ہوئے ایک الیسا قدم اٹھایا جو نہ صرف مسلمانوں کو مسلمانوں کے ساتھ بلکہ مسلمانوں کو ہندوؤں اور دوسری غیر مسلم اقوام کے ساتھ محبت اور موالات کی پختہ زنجیر میں پرونے والا تھا۔ ایسے وقت میں آپ کی مومنانہ فراست نے ملک میں بسنے والی مختلف قوموں کے باہمی افتراق کی اصل وجہ کو معلوم کرتے ہوئے ایک عمدہ تجویز پیش فرمائی۔ آپ نے دیکھا کہ ہندوستان کی مختلف قوموں کے باہمی افتراق کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے مذہبی پیشواؤں کو محبت اور عزت کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا اسلئے کوئی ایسا طریق اختیار کرنا چاہیئے جس سے مختلف قوموں میں ایک دوسرے کے مذہبی بزرگوں کے لئے عزت اور محبت کے جذبات پیدا ہو جائیں۔

چنانچہ آپ نے یہ تجویز فرمائی کہ ہر قوم اپنے اپنے مذہب کے بانی اور پیشوا کی سیرت و سوانح کے بیان کرنے کے لئے سال میں ایک دن منایا کرے اور اس دن نہ صرف اس مذہب کے پیرو بلکہ دوسرے مذاہب کے متبعین بھی ایک پبلک فارم پر کھڑے ہو کر اس مذہب کے بانی کے پاکیزہ حالات لوگوں کو سنائیں تاکہ لوگوں کے دلوں سے بدگمانی اور نفرت کے جذبات دور ہو کر ان کی جگہ حسن ظنی اور محبت کے جذبات پیدا ہو جائیں۔

آپ نے فرمایا کہ آئندہ ہم لوگ مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت اور حالات سنانے کے لئے سال میں ایک دن ملک کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں جلسہ کیا کریں گے اور ہماری طرف سے لوگوں کو یہ عام دعوت ہے۔ کہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ہمارے پلیٹ فارم پر آکر ہمارے رسولؐ کے پاکیزہ حالات پر اظہار خیال کریں تاکہ یہ آپس کی دوری کم ہو۔ اور ایک دوسرے کے متعلق محبت اور قدر شناسی کے جذبات پیدا ہونے شروع ہو جائیں۔ چنانچہ آپ کی اس تجویز کے مطابق ۱۹۲۸ء سے لے کر اب تک جماعت احمدیہ کی طرف سے ہندوستان اور بیرونِ ممالک کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں جہاں جہاں احمدی پائے جاتے ہیں ہر سال منایا جاتا ہے۔ اور یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ کئی شریف اور معزز ہندو صاحبان اور سکھ صاحبان اور عیسائی صاحبان ہمارے ان جلسوں میں شریک ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور پاک تعلیم اور نیک کارناموں کے حالات سناتے ہیں۔ اور اسی کا اثر ہے کہ اس مبارک تحریک کو ہمارے ہم وطن دیگر مسلم بھائیوں نے بھی اپنانا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ بھی اس کے ثمرات حسنہ سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اور اس طرح مل جل کر ملک کی فضا مختلف مذہبی پیشواؤں کی عزت و احترام کے قیام میں بہتری کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے اور گذشتہ ایام کے حالات اس پر شاہد ہیں کہ عامۃ المسلمین کو اس مبارک تجویز کی طرف توجہ کرنے کا موجب حضرت امام جماعت احمدیہ ہی کی تحریک اور جماعت احمدیہ کا مسلسل اور متواتر نمونہ ہے۔ اور اگرچہ اس انتظام کو وسیع کرنے کا بڑا میدان ہے۔ تاہم ملک و ملت کے متعلق اس کا افادی پہلو بہت ہی روشن ہے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ یہی تجویز ملک کے اکناف میں بسنے والے مختلف اہل مذاہب کے اتحاد و یکجہتی کا موجب ہو۔ اور ہمارے ہم وطنوں کو اسلام کا قریب سے مطالعہ کرنے کا موقعہ ملے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

دارالامان کے درویش

(از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

کون سنتا ہے فغانِ درویش
تیرے فضلوں کی کوئی حد ہی نہیں
تجھ سے دوری ہے بڑی رسوائی
کارآمد ہیں سہام اللیلی
حق سے ڈر۔ ظلم نہ کر پہنچیگی
دیکھ۔ تو ان کو حقارت سے نہ دیکھ
ذکر اللہ سے تر رہتی ہے
اس کو ہر وقت ہے اسلام کی فکر

تو ہی مولا ہے امانِ درویش
اس کا شاہد ہے بیانِ درویش
اور قربت ہے جنانِ درویش
ہے کڑی سخت کمانِ درویش
عرش تک آہ و فغانِ درویش
کہ بہت اونچی ہے شانِ درویش
وصل کے کوثر سے زبانِ درویش
اس سے وابستہ ہے جانِ درویش

یا الٰہی ہے دعاءِ اکمل
رہے آباد مکانِ درویش

روس کا مصنوعی چاند

فضائے آسمانی میں ۵۶۰ میل کی بلندی پر روس کی طرف سے چھوڑے گئے مصنوعی چاند کا ان دنوں بہت چرچا ہے اور روسی سائنسدانوں کے اس کارنامے کو حد درجہ حیرت و استعجاب سے دیکھا جا رہا ہے اور بہت ممکن ہے کہ مغربی ممالک کی ایسی سائنسی ترقی مشرقی ممالک میں بسنے والوں* کے لئے مایوسی کا باعث ہو لیکن حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ایمان افروز باتوں پر نگاہ رکھنے والا کبھی بھی مایوسی کا شکار نہیں ہو سکتا۔ جس طرح آج سے سینکڑوں سال قبل ان لوگوں کی ایسی ہی غیر معمولی ترقیات اور حیرت انگیز ایجادات میں سبقت لے جانے کی پیشخبریاں آپؐ کی طرف سے دی گئیں جو اس زمانہ میں نہایت صفائی سے پوری ہو رہی ہیں۔ اس کے بعد اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی خبریں بھی پوری ہونگی اور اسلام کو عالمگیر غلبہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ منجملہ ان پیشخبریوں کے ایک عظیم الشان پیشگوئی یہ بھی ہے کہ آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج برّ و بحر میں غالب آجائیں گے۔ اور کون نہیں جانتا کہ بائیبل کے بیان کے مطابق اس سے مراد روس۔ برطانیہ اور امریکہ کی اقوام ہیں۔ جن میں تمام وہ علامات نہایت صفائی کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔ جو آسمانی نوشتوں میں بالتفصیل بیان ہوئیں اور انہیں میں سے یہ بات کیا کچھ اہمیت رکھتی ہے۔ جس کا چرچا ان دنوں ساری دنیا میں ہے۔ یعنی حضرت انسان کا فضائے آسمانی کے راز ہائے سربستہ معلوم کرنے کے لئے کمند لگانا۔ الغرض ایک طرف ان خبروں کو پڑھیئے۔ اور ان عزائم کا جائزہ لیجئے جو روسی سائنسدانوں کی اس پہلی کامیابی پر منصۂ شہود میں آرہے ہیں اور دوسری طرف قرآن کریم میں واذا السماء کشطت کے الفاظ پر غور کیجئے۔ اور ساتھ ہی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو بھی ملحوظ رکھیئے جس میں آپ نے دجّال کی نسبت ارشاد فرمایا کہ

روئے زمین پر فتح پا لینے کے بعد وہ
اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکے گا

الغرض ان چند باتوں کو اشارۃً ذکر کرنے سے ہماری اصل غرض اس امر کی طرف توجہ دلانے سے ہے کہ اگرچہ یہ سب باتیں اہلِ دنیا کے لئے بجائے خود اسلام کی حقیقت اور حضرت بانیٔ اسلام کی صداقت پر پختہ دلیل ہیں۔ لیکن محب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دم بھرنے والوں کے لئے حجۃ ملزمہ کا حکم رکھتی ہیں۔ اس لئے کہ حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے ظہور کے وقت دجال اور یاجوج ماجوج کے خروج کو آپ کی صداقت کیلئے عظیم الشان نشانی اور واضح علامت کے طور پر قرار دیا گیا ہے

پس کیا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو ان باتوں پر سنجیدگی سے غور کرتا اور ان کو اپنی ابدی فلاح کا ذریعہ بناتا ہے! وکم من آیۃ فی السمٰوٰت والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون!! وآسمان و زمین میں کس قدر عظیم الشان نشانِ صداقت ظاہر ہوتے ہیں۔ مگر یہ لوگ ان سے منہ موڑتے ہوئے ایسے ہی گذر جاتے ہیں!!

خطبہ جمعہ

قرآن مجید کی رُو سے الٰہی جماعتوں کا مقام

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۴ ر اکتوبر ۱۹۵۷ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا قرآن کریم میں

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

کہ جب ہم نے شیطان کو حکم دیا۔ کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔ تو اس نے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ انا خیر منہ۔ میں آدم کو کس طرح سجدہ کر سکتا ہوں۔ میں تو اس سے بہتر ہوں۔ کیوں بہتر ہوں؟ اس لئے کہ

خلقتنی من نارٍ وخلقتہ من طین (اعراف ع۲)

میری فطرت میں تو نے آگ پیدا کی ہے اور اس کی فطرت میں تو نے طینی مادہ رکھا ہے

طین اس مٹی کو کہتے ہیں

جس میں پانی ملا ہوا ہو۔ اور جس مٹی میں پانی ملا ہوا ہو اس سے جو چاہو بنا لو۔ لوگ ایسی مٹی سے ہر قسم کے کھلونے اور گھوڑے وغیرہ بناتے ہیں۔ اور جس شکل میں چاہتے ہیں اسے ڈھال لیتے ہیں۔ پس اس نے کہا کہ آدم کو تو تو نے گیلی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اور میری فطرت میں تو نے

آگ کا مادہ

رکھا ہے۔ یعنے آدم کو تو جو بات بھی کہی جائے وہ مان لیتا ہے۔ اور اطاعت اور فرمانبرداری کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ مگر میرے اندر سرکشی کا مادہ اور غصہ پایا جاتا ہے میں کسی دوسرے کی اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ پھر میرا اور اس کا جوڑ کیا ہے۔

اس واقعہ پر غور کر کے

ہر شخص معلوم کر سکتا ہے

کہ وہ لوگ جو احمدیت کے خلاف مختلف رنگوں میں غیظ و غضب کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور کہتے رہتے ہیں۔ کہ ہم احمدیوں کے گھر جلا دیں گے۔ ان کا کھانا پینا بند کر دینگے۔ اور انہیں ہر قسم کی تکلیفیں پہنچائیں گے۔ اس کا کیا مقام ہے۔ کوئی بتائے کہ کبھی احمدیوں نے بھی ایسا کہا کہ ہم غیر احمدیوں کے گھر جلا دیں گے اور ان پر ان کی زندگی تنگ کر دیں گے۔ لیکن ہمارے مخالف ہمیشہ یہی کہتے ہیں۔ بلکہ ۱۹۵۳ء میں انہوں نے عملاً ایسا کیا۔ اور کئی احمدیوں کے گھر جلا دیئے۔ اور اب تک یہی کہتے رہتے ہیں۔ کہ ہم ان کی زندگی ان پر ایسی تنگ کر دیں گے۔ کہ ملک میں رہنا ان کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ یہ

پہلے انبیاء کے مخالف

کہا کرتے تھے۔ کہ ہم ان لوگوں کو اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ اور ان کے لئے جینا دوبھر کر دیں گے (اعراف ع۱۱) بعض منافق آجکل کہتے ہیں۔ کہ ربوہ والے بھی بعض لوگوں کے لئے ایسی مشکلات پیدا کر دیتے ہیں۔ کہ ان کا وہاں رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اگر یہ درست ہے۔ تو

اس کا علاج آسان تھا

قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے کہ اگر مومن کو کسی مقام پر شدائد میں مبتلا کیا جائے تو وہاں سے ہجرت کر جاتا ہے۔ اور ہجرت کرنے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیراً وسعۃ (نساء ع۱۴) جو شخص

اللہ تعالےٰ کی راہ میں ہجرت

کرے۔ اسے رہائش کے لئے وافر جگہ اور ہر قسم کی کشائش رزق حاصل ہوگی۔ پس اگر کسی کو ربوہ کے رہنے والے مشکلات میں مبتلا کرتے ہیں۔ تو ربوہ پاکستان کا نام نہیں۔ وہ ربوہ کو چھوڑ کر لاہور جا سکتا ہے۔ ملتان جا سکتا ہے گجرات جا سکتا ہے۔ بہاولپور جا سکتا ہے۔ کراچی جا سکتا ہے۔ کوئٹہ جا سکتا ہے۔ اسی طرح دوسرے مقامات پر جا سکتا ہے۔ اور

قرآنی وعدہ کے مطابق

کشائش رزق حاصل کر سکتا ہے پھر اس کے لئے کسی تشویش اور فکر کا کونسا مقام ہے۔ پس یہ اعتراض محض قرآن کریم کو نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اگر وہ مومن ہوں گے۔ اور کسی مقام سے ہجرت کریں گے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنی برکتوں کے دروازے ان کے لئے کھول دے گا اور ہر قسم کی کشائش انہیں حاصل ہو گی۔ اگر خدا تعالےٰ کے اس

واضح ارشاد کے باوجود

وہ ربوہ چھوڑ کر نہیں جاتے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے نافرمان ہیں۔ اور اگر ہجرت کے بعد خدا تعالےٰ ہر جگہ ان کی عزت کے سامان پیدا نہیں کرتا۔ اور ان کے لئے برکتوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے تب بھی وہ مومن نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ قرآن کریم نے صرف دو اصول بیان فرمائے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر وہ مومن ہیں اور کسی مقام پر ان کو شدید تکالیف میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ تو انہیں ایسے شہر میں نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ اسے چھوڑ دینا چاہیئے اور

دوسرا اصول

یہ بیان فرمایا ہے کہ اگر ہجرت کے وقت ان کے دل میں یہ سوال پیدا ہو۔ کہ ہمارا مستقبل کیا ہو گا۔ تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا نے زمین میں بڑی وسعت رکھی ہے۔ وہ جہاں بھی جائیں۔ گے خدا تعالےٰ ان کے لئے ہر قسم کی کشائش کے سامان پیدا فرما دے گا۔ اور ان کی کامیابی کے رستے کھول دے گا۔ پس اس قسم کا اعتراض کرنے والے دونوں صورتوں میں مجرم ہیں۔ اگر واقعہ میں ربوہ مشرکین مکہ جیسے مظالم کرتے ہیں۔ تو ان کا ربوہ کو نہ چھوڑنا انہیں مجرم بناتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کہتا ہے کہ ایسی بستی سے مومن کو

ہجرت کر جانی چاہیئے

اور اگر ربوہ چھوڑنے کے بعد باہر کی دنیا میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے انہیں ترقی اور عزت نہیں ملتی۔ تب بھی وہ مومن نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ خدا کہتا ہے۔ کہ جو شخص بھی ہجرت کرتا ہے۔ اسے عزت ملتی ہے اور اس کی ترقی اور کامیابی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اگر خدا تعالےٰ کے کہنے کے باوجود ان کو عزت نہیں ملتی۔ تو پھر دو صورتوں میں سے

ایک صورت ضرور ہے

یا تو نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کو جھوٹا کہنا پڑے گا۔ اور یا پھر ان کو جھوٹا کہنا پڑے گا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو جھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔ یہی ماننا پڑے گا۔ کہ خود ان کے اندر کوئی ایمان باقی نہیں رہا۔ مثلاً انہی لوگوں کو دیکھ لو۔ جو ہم سے پچھلے دنوں علیحدہ ہوئے ہیں وہ مونہہ سے تو نہیں مانتے۔ لیکن

عملاً یہی صورت ہے

کہ پیغامی ان کی مدد کر رہے ہیں مگر دیکھنے والی یہ بات ہے کہ ابھی ان کی علیحدگی پر پورا سال بھی نہیں گذرا۔ گذشتہ اگست میں ہی ہم نے ان کے اخراج کا اعلان کیا تھا گویا صرف ایک سال ہوا ہے۔ اس تھوڑے سے عرصہ پر قیاس کرتے ہوئے فرض کر لینا کہ انہیں ہمیشہ کے لئے عزت حاصل ہو گئی ہے محض خام خیالی ہے۔ کم از کم تین چار سال تک وہ باہر رہیں اور خدا تعالےٰ ان کی ہر قدم پر مدد کرتا رہے تو پھر بے شک کوئی بات بھی ہے ورنہ عارضی طور پر تو شیطان بھی پھرتی دے دیتا ہے۔ آخر پیغامیوں نے ہی ان کو ورغلایا تھا۔ اگر وہ اس وقت ان کی کوئی مدد نہ کریں۔ تو انہیں اپنی بدنامی کا ڈر ہے۔ اس اصل مدد کا اُس وقت پتہ لگے گا۔ جب تین چار سال گذر جائیں گے۔ پھر اندازہ لگایا جا سکے گا کہ ان کی مدد عارضی تھی یا مستقل۔

مصری صاحب کو دیکھ لو

پیغامیوں نے کس زور شور سے انہیں اپنے سر پر چڑھایا تھا۔ مگر اب ان کی کوئی عزت ان میں باقی نہ رہی۔ وہ اس امید میں اُن کے پاس گئے تھے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا قائم مقام ہو کر میں ان کا سردار بن جاؤں گا۔ مگر ہوا یہ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی وفات کے قریب جن لوگوں کے متعلق وصیت کی کہ انہیں میرے جنازہ کو بھی ہاتھ نہ لگانے دیا جائے۔ ان میں مصری صاحب کا بھی نام تھا۔ یہ باتیں بتاتی ہیں کہ صبر کے ساتھ ایک مدت تک انتظار کرنا چاہیئے۔ اور پھر

دیکھنا چاہیئے

کہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔ جو کچھ مصری صاحب کے ساتھ ہوا وہی سلوک ان سے بھی کیا جائے گا۔ بلکہ ممکن ہے مولوی صدر الدین صاحب بھی اعلان کر دیں۔ کہ میرے مرنے کے بعد راز ی وغیرہ میری شکل دیکھنے کے لئے نہ آئیں۔ اور اس طرح ان کو پتہ لگ جائے گا۔ کہ وہ خدائی مدد سے محروم ہیں۔

فریضۂ زکوٰۃ

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔

روس کا مصنوعی چاند

(بقیہ صفحہ ا)

عموماً یہ خیال پیدا کر دیا کہ سائنس میں روس امریکہ سے پیچھے نہیں۔ اور اگر سٹیش بوس اور دوسرے مدبروں کا قول درست مان لیا جائے تو امریکن سائنس دانوں کے لئے اس معذرت کی گنجائش نکل آتی ہے کہ روس نفع بخش اور فوجی ایجادات میں امریکہ سے پیچھے ہے۔ لیکن ظاہر ہے عوام کو اتنی گہرائی میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ تو اب ضرور اس مصنوعی سیارہ سے متاثر ہوں گے۔ اور کیمونسٹوں کی برتری کے قائل ہونگے۔

راکٹ اور لڑاکے ہوائی جہاز مسٹر خروشچیف نے اس ایجاد پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اب لڑاکے اور بمبار جہازوں کو عجائب خانوں میں بھیج دینا چاہیئے۔ اور یہ درست بھی ہے۔ راکٹ جس کی ادنیٰ رفتار اٹھارہ ہزار میل فی گھنٹہ ہے اس کے سامنے لڑاکے اور بمبار جہازوں کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ اگر یہ راکٹ پورے طور پر کنٹرول میں آجائے تو واقعی میدان جنگ کا نقشہ کچھ اور ہی ہو جائے۔

راکٹ کا اثر سیاست پر اس مصنوعی چاند کی ایجاد سے دنیا کی سیاست میں بھی انقلاب آنے کا امکان ہے۔ چنانچہ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے تو اعلان کر دیا کہ اب اینگلو امریکن مشترکہ سائنس محاذ قائم ہونا چاہیئے۔ ابھی تک تو مصنوعی سیارہ کی تیاری میں برطانوی سائنس دانوں کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا۔ شاید اب یہ بھی خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ رہ گیا فرانس تو اس کو الجیریا میں خون کی ہولی کھیلنے سے کب فرصت ملی کہ اس طرف توجہ کرتا۔

فخر ایجاد یوں تو اس وقت یہ سیارہ روسی سائنس دانوں کی ایجاد سمجھا جاتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ کسی قوم کی ذاتی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے سائنس دانوں کی مشترکہ جدوجہد کا ثمرہ ہے اور اگر کسی کے سر اس کی ایجاد کا سہرا پڑھ سکتا ہے تو وہ جرمنی ہے۔ سب سے پہلے جرمنی ہی نے دوسری جنگ عظیم کے دوران دور مار راکٹ ایجاد کئے۔ چنانچہ اس مصنوعی سیارہ کی ایجاد کی خبر سنتے ہی مغربی جرمنی کے ایک اخبار نے لکھا کہ اگر جرمنی کے سائنس دان روس کے قبضہ میں نہ آتے تو روسی راکٹ کی یہ ترقی یافتہ صورت ہمارے سامنے پیش نہ کر سکتے۔

ارض مریخ کی خرید و فروخت دوسرے سیاروں پر پہنچنے کا خیال اتنا غالب آتا جا رہا ہے کہ کہتے ہیں کہ مریخ کی زمین کا بڑا حصہ فروخت ہو چکا ہے۔ اور ایک امریکن نے تو کہا کہ اگر کوئی میرے خاندان کا مقبرہ چاند پر بنا دے تو اس کو پچیس ہزار ڈالر دوں۔ ان کا خیال ہے کہ ان کو چاند میں سکون ملے گا۔ لیکن وہ یہ بھول گئے کہ جو عالم راکٹ کی زد میں آگیا وہاں امن و سلامتی کہاں۔

* * *

مصنوعی چاند اور خدائی نوشتے ان ایجادوں کے دیکھنے کے بعد اب ہم خدائی نوشتوں کی طرف رجوع کرتے ہیں تو بار بار خدا کے بین اشارے سامنے آتے ہیں یعنی قرآن پاک کی سورہ رحمٰن نواس بن سمعان کی روایت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

سورہ رحمان میں بڑے بڑے موجبات انقلاب اور ان کے نتائج کا ذکر کیا گیا ہے انہیں میں جن و انس کی ایک مشترکہ جدوجہد کا ذکر بھی آیا ہے۔ جو زمین و آسمان کی حدبندیوں سے نکلنے کے لئے کریں گے۔ یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان۔ اب اگر حالات حاضرہ کی روشنی میں اس آیت پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ واقعی یورپ ایشیا ہر دو جگہ کے سائنسدان زمین و آسمان کی حد سے گذرنے کی فکر میں لگے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً دنیا کو اپنی تحقیقات سے مطلع بھی کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ایشیا کے سائنس دان مستقل عملی قدم نہیں اٹھا سکے۔ مگر فکر و جستجو میں یہ سائنسدان ہمیشہ یورپ کے ساتھ رہے ہیں۔

فلک پیمائی کا انجام اس جدوجہد کا انجام کیا ہوگا۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ کامل تحقیقات۔ فضائی حالات پر غلبہ اور پورا اختیار حاصل کئے بغیر اس جدوجہد میں کامیابی ناممکن ہوگی۔ چنانچہ ابھی جو مصنوعی سیارہ فضا میں تیر رہا ہے۔ اس کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ اب وہ کسی نامعلوم طاقت سے متاثر ہو رہا ہے۔ اور اس کے محور و راستے میں بھی بے ترتیبی پیدا ہو رہی ہے۔ قرآن پاک انسانی جدوجہد کو ناکارہ قرار نہیں دیتا۔ بلکہ وہ کامیابی کے لئے صرف فکر کامل۔ سعی بلیغ اور ذرائع صحیحہ کی شرط لگاتا ہے۔

حدیث نواس بن سمعان اس کے بعد ہم نواس بن سمعان کی روایت دیکھتے ہیں جو مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن میں مسلم شریف کے حوالہ سے نقل کی گئی ہے۔ یہ روایت اس مسئلہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یاجوج و ماجوج کے دور ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب یہ اہل زمین کو مسخر کر لیں گے تو پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوں گے۔ اور انہیں مسخر کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسی منصوبہ کے ماتحت وہ آسمان پر تیر پھینکیں گے اور وہ تیر آسمان سے خون آلود ہو کر لوٹے گا۔

اس حدیث شریف پر ادنیٰ غور و فکر کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں راکٹ اور مصنوعی سیارہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس وقت ساری دنیا یاجوج و ماجوج یعنی روس و امریکہ کے زیر اثر ہے۔ اور روس نے اس وقت راکٹ کے ذریعہ اپنا مصنوعی سیارہ فضا میں پھینکا ہے۔ راکٹ کی رفتار بھی بالکل تیر کی رفتار سی ہے۔ اور سیارہ فضائی حالات کے معلوم کرنے میں کامیاب بھی ہوا۔ وہ اہل زمین کو سگنل دے رہا ہے اور زمین و چاند کے فوٹو بھی اتار رہا ہے یہی ہے تیر کا خون آلود ہو کر لوٹنا۔ یعنی اسرار کائنات معلوم کرنا۔

اس حدیث شریف کے دوسرے ٹکڑے پر غور کیا جائے۔ تو بات اور بھی قریب الفہم ہو جاتی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ وہ سخت سیاسی کشمکش اور گرانی کا زمانہ ہوگا۔ وبا بھی عام ہوگی۔ اور بعض جگہ سکہ کی قیمت اتنی کم ہوگی کہ بیل جیسا جانور بھی ہزاروں روپے میں فروخت ہوگا۔ کیا یہ باتیں اس زمانہ پر صادق نہیں آتیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی تیسری پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے۔ جو "تذکرۃ المہدی" کے حوالہ سے "تذکرہ" کے نئے ایڈیشن میں درج کی گئی ہے۔

اس پیشگوئی میں کہا گیا ہے کہ عنقریب ایک وقت عالمگیر تباہی کا آئے گا۔ اور ان تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ اور اس وقت آپؑ کے پسر موعود یعنی حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز موجود ہوں گے۔

اس پیشگوئی میں جتنی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ وہ اس وقت مشاہدہ میں آ رہی ہیں۔ اور اس وقت روس نے جو مصنوعی چاند فضا میں پھینکا ہے۔ یہ بھی عظیم الشان انقلاب کی خبر دے رہا ہے لیکن ابھی جو روسی سیارہ بتایا گیا ہے اس کے ذریعہ تو روسی سائنس دانوں نے خالق و مخلوق کے درمیان جو حد فاصل ہے اسے توڑنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کو کیمونزم یا دہریت کی شاندار فتح کے طور پر پیش کیا ہے مگر خدائی نوشتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام حالات ایک تقدیر الٰہی کے ماتحت ظہور میں آ رہے ہیں۔ اور مشیت الٰہی یہ ہے کہ اس کے ذریعہ صلیب پرستی اور دہریت کی بڑھتی ہوئی طاقت پاش پاش کی جائے۔ اور زمین پر وہی قوم موعود آ جائے جس کے متعلق خدائی الہامات میں بتایا گیا ہے کہ اس دن جماعت احمدیہ دیگر ممالک کے علاوہ روس میں بھی ریگستان کے ذروں کی طرح پھیل جائے گی۔

آندھرا پردیش کے نئے گورنر شری بھیم سین سچر کی خدمت میں قرآن مجید کی پیشکش

از مکرم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل حیدر آباد۔ دکن

چند یوم پیشتر خاکسار نے ہز ایکسیلینسی گورنر آندھرا پردیش کی خدمت میں مراسلہ تحریر کیا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زیر سرپرستی قرآن مجید کے نئے انگریزی ترجمہ کی طباعت کا ذکر کر کے موصوف سے درخواست کی کہ خاکسار اپنی جماعت کے دو مقامی عہدیداروں کے ساتھ آپ کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کرنا چاہتا ہے۔ جسے موصوف نے بطیب خاطر قبول فرمایا۔

چنانچہ آج مورخہ ۲۴/۹/۵۷ کو خاکسار نے دو مقامی عہدیداروں یعنی مکرم سیٹھ علی محمد صاحب اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وکیل کی معیت میں گورنر موصوف سے ملاقات کی۔ ہم سب نے پہلے تو دیوالی کی تقریب کی موصوف کو مبارکباد دی۔ اس کے بعد جماعتی حالات کے متعلق موصوف نے استفسارات کے جواب دیا گیا۔ آخر میں خاکسار نے موصوف کی خدمت میں کلام پاک کا انگریزی ترجمہ مع دیباچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پیش کیا۔ جسے موصوف نے شکریہ کے ساتھ قبول فرما کر وعدہ کیا کہ موصوف خود بھی اس کا مطالعہ فرمائیں گے۔ نیز افادۂ عام کے لئے اسے راج بھون لائبریری میں رکھ دیں گے۔" موصوف نے ہماری درخواست پر پیشوایان مذاہب کے جلسے کی صدارت قبول فرمانے کے متعلق بھی اظہار رضامندی فرمایا۔

اطاعت کی روح

"ایک ایسی زندہ قوم جو ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ جس دن یہ روح ہماری جماعت میں پیدا ہو جائے گی۔ اس دن جس طرح باز چڑیا پر حملہ کرتا اور اسے توڑ مروڑ کر رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح احمدیت اپنے شکار پر گرے گی۔ اور تمام دنیا کے ممالک چڑیا کی طرح اس کے پنجے میں آ جائیں گے۔ اور دنیا میں اسلام کا پرچم پھر نئے سر سے سے لہرانے لگ جائے گا۔"

(المصلح الموعود)

(الفضل ۹/۴/۱۷)

۱۳ر اکتوبر ۵۷ء

سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

ماہانہ رسالہ اسلام کی وسیع اشاعت، مسجد کیلئے زمین کے حصول کی کوشش، ملاقاتیں اور اجلاس

سہ ماہی رپورٹ از جولائی تا ستمبر ۱۹۵۷ء

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی۔اے انچارج سوئٹزرلینڈ مشن)

رسالہ اسلام

عرصہ زیر رپورٹ میں ماہانہ رسالہ کے تین ایشوع تیار کئے گئے۔ اور حسب ذیل مضامین ان میں درج کئے گئے۔ اسلام کے عالمگیر غلبہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں۔ تحریک احمدیت کیا ہے؟ سوانح حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ اخلاقی ضابطہ۔ وفات مسیح پر سائنسدانوں کی ایک کتاب پر ریویو۔ وفات مسیح کا مسئلہ کیوں ضروری ہے؟ پیشگوئی مصلح موعود، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ۔ اسلام فطرتی تعلیم ہے۔ اسلامی نماز معہ ترجمہ و تشریحات تحریک جدید۔ قارئین کے خطوط وغیرہ۔ یہ پرچے تقریباً چھ صد کی تعداد میں لوگوں کو بھجوائے گئے۔ ان میں ۹۳ سوئس اراکین پارلیمنٹ بھی شامل ہیں۔ جنہیں نمونہ کا پرچہ بھجوایا گیا۔ اس وقت تک سوئس پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے کل ۲۳۹ اراکین کو رسالہ بھجوایا جا چکا ہے یہ قدم سیدنا حضرت امیر المومنین کی ایک رؤیا کی تعمیل میں اٹھایا گیا۔ جس میں اعلیٰ طبقہ میں تبلیغ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

خاکسار ایک رسالہ احمدیت پر لکھ رہا ہے جو قسط وار پہلے رسالہ "اسلام" میں چھپ رہا ہے۔ اس کی ایک قسط کو پڑھ کر ایک صاحب نے اسے اس قدر دلچسپ پایا کہ گذشتہ اقساط بھی طلب کیں۔ اور رسالہ "اسلام" اپنے نام لگوا لیا۔ اس وقت تک آٹھ اقساط شائع ہو چکی ہیں۔ بعد میں انشاء اللہ العزیز اسے کتابی صورت میں طبع کرایا جائے گا۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا ورود

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر دو دفعہ سوئٹزرلینڈ میں تشریف لائے۔ ایک دفعہ تو پاکستان سے آمد پر یعنی جرمنی جانے سے پہلے اور دوسری دفعہ اگست کے شروع میں۔ چونکہ آسٹریا کا ملک بھی اس مشن کا حصہ ہے۔ اس لئے خاکسار صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو طے شدہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۸ر جولائی کو ملک کے دار الخلافہ وی آنا میں ملا۔ مورخہ ۲۹ر جولائی کو آسٹرین چانسلر کے دفتر میں جا کر ہم نے قرآن کریم کا نسخہ پیش کیا۔ جس کا ذکر اور چانسلر کا شکریہ کا خط اخبار میں چھپ چکے ہیں۔

وی آنا میں سنئے احمدی دوست خالد ڈیڈر سے بھی ملاقات ہوئی۔ یہ صاحب ربوہ بغرض تعلیم جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وی آنا سے سالز برگ آئے جہاں سے خاکسار واپس زیورک آ گیا۔ اور مکرم میاں صاحب دو روز بعد مورخہ ۴ر اگست کو پہنچے۔ اسی روز شام کو مقامی اراکین جماعت کا اجلاس بلایا گیا تھا۔ زیورک میں مسجد کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ حاضر اراکین نے اس غرض کے لئے مقدور بھر قربانی کرنے کا وعدہ کیا۔ ان میں سے ایک صاحب Herr Salem Smaitoch ع مسجد ہمبرگ کے لئے ایک صد فرینک (۱۱۱/۰ روپے) دے چکے ہیں۔ خاکسار نے صاحبزادہ مبارک احمد صاحب کو مختلف مواقع زمین کے دکھائے جو مسجد کے لئے اس وقت تک زیر غور تھے۔ اس سلسلہ میں مزید کوشش جاری ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

مورخہ ۷ر اگست کو خاکسار مکرم وکیل التبشیر صاحب کے ہمراہ جنیوا گیا۔ اور وہاں رائٹر کو ایک بیان دیا۔

تبلیغی ملاقاتیں

ایک روز ایک جرنلسٹ انٹرویو کے لئے آیا۔ اس کے ساتھ تفصیلی گفتگو ہوئی۔ مشہور کتاب Das Linnen (جس میں سائنس کی نئی تحقیقات کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح کی وفات صلیب پر نہ ہوئی تھی) کے مصنف Herr Kurt Berna خاکسار کو ملنے آئے۔ کیونکہ رسالہ اسلام میں ان کی کتاب پر ریویو انہیں پسند آیا تھا۔ ان کی خواہش پر انہیں بہت سا لٹریچر بھی دیا گیا۔ ایک صاحب Herr Badertsche ملنے آئے۔ یہ صاحب آرکیٹیکٹ ہیں۔ اور اسلام سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کا سینہ صداقت اسلام کے لئے کھول دے۔ آمین۔ ایک روز ایک ہفتہ وار اخبار کے ایڈیٹر سے اسلام میں ملکیت زمین کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ اسی طرح مختلف مواقع پر انفرادی طور پر گفتگو ہوتی رہی۔

اجلاس

ایک شہر Luzern میں ایک سائٹی اسلام اور امن عالم پر لکچر کا موقعہ ملا۔ ایک شہر بازل میں تبلیغی اجلاس کا انتظام کیا گیا۔ ایک جگہ سے لیکچرز کی دعوت ملی۔ اس کی تاریخیں مقرر کی گئیں۔ عیسائی نوجوانوں کے ایک گروپ کی طرف سے تقریر کی دعوت ملی ہے۔ مقامی اراکین جماعت کے اجلاس وقتاً فوقتاً ہوتے رہے۔ زیورک میں مورخہ ۱۳ر اکتوبر کو ہونے والے تبلیغی اجلاس کے انتظامات کئے گئے۔

متفرق

مسجد کے لئے زمین کے حصول کے سلسلہ میں کوششیں جاری ہیں۔ مواقع دیکھنے۔ خط و کتابت کرنے۔ اشتہارات پر نظر رکھنے کے علاوہ متعدد بار کمیٹی کے افسران سے بھی ملاقات ہوتی رہی۔ مشن کی رجسٹریشن کے لئے انتظامات کئے گئے اب قواعد و ضوابط مکمل ہو چکے ہیں۔ ان کا مسودہ افسران کو بھجوایا جا رہا ہے۔ کتاب "Das Linnen" جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک نہایت معرکتہ الآراء کتاب ہے۔ اور ممکن ہے کہ کسر صلیب کی تائید میں یہ ایک کاری ہتھیار ثابت ہو۔ وقتاً فوقتاً لوگوں کو اس کتاب کے مضمون کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ مورخہ ۹ر جولائی کو عید الاضحیہ کی تقریب منائی گئی۔ یہاں سے ایک مشنری سوسائٹی ایک عیسائی مبلغ سوڈان اور مصر بھجوا رہی ہے۔ ان کی الوداعی تقریب میں خاکسار شمولیت کے لئے گیا۔ بہت سے مقررین نے اسلام کے متعلق غلط سلط باتیں چندہ بٹورنے کی غرض سے کہیں۔ خاکسار نے ان باتوں کی تردید کی۔ اس پر لوگوں میں توجہ پیدا ہوئی۔ اور بعد میں بعض لوگ خاکسار سے ملے۔ ایک صاحب سے دو گھنٹے گفتگو ہوئی۔

برگزیدہ رسولؐ غیروں میں مقبول

اخبار الجمعیت دہلی میں شائع شدہ ایک رپورٹ کے مطابق مومن پورہ سیرت کمیٹی کی جانب سے مورخہ ۲۰ر ربیع الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۷ء جبلپور میں جلسہ سیرت منعقد ہوا۔ جس میں بعض قابل ذکر غیر مسلم معززین نے حضرت بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے جن پاکیزہ خیالات کا اظہار کیا ہے۔ انہیں بغرض ریکارڈ اسجگہ نقل کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ ان خیالات کو دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔

اخبار الجمعیتہ دہلی مجریہ ۲۳ر اکتوبر میں شائع شدہ رپورٹ مظہر ہے کہ اس تقریب سعید میں:-

(۱)

ممبر اسمبلی شری جگدیش نرائن اوستھی نے کہا کہ دنیا میں جتنے پیغمبر آئے ان سب میں حضرت محمد بہت بڑے پیغمبر ہوئے۔ دنیا کے ۴۰ کروڑ ان کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے ہیں۔ اور آج تیرہ سو برس کے بعد بھی سب کو ان سے جوش عمل کا سبق ملتا ہے انہوں نے ۱۳ سو برس پہلے عالمگیر اخوت کا سبق دیا۔ اسلام شانتی اور امن کا پیغام ہے۔ اور آج سائنس کی طاقتور ایٹموں کے زمانہ میں اس پیغام کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ اسلام حسن اخلاق کی تعلیم دیتا ہے۔ ملتے جلتے اصول سبھی دھرموں میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے سبھی کو محبت اور امن سے مل جل کر رہنا چاہیئے۔"

(۲)

گورو نانک سماج کے ورکر گیانی گوربچن سنگھ نے کہا:-

"حضرت محمد کا پیغام سچ اور امن کا پیغام ہے۔ سب کو ایسے مبارک پیغام پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور کسی کی عبادت گاہوں کو برباد نہیں کرنا چاہیئے۔ اسلام قربانی اور فقیری کے ذریعہ جو نیکی پھیلاتا ہے اس کے سامنے ایٹم بم کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ سبھی جگہ مذہبی رہنما آئے سب کا مالک ایک ہے۔ امیر و غریب یکساں معزز ہیں اور ان کا فرق مٹانے کے لئے ہی اسلام آیا۔"

(۳)

کمیونسٹ لیڈر شری ملہوترہ نے کہا:-

"تیرہ سو سال پہلے زندگی کا ایک نیا طریقہ آنحضرتؐ کے ذریعہ آیا اور اس کا آج تک اپنی طاقت سے چلتے چلے جانا اس کی سچائی کی اٹل دلیل ہے۔ اسلام امن کا راستہ دکھاتا ہے۔ اور دنیا کو امن و محبت سے ہی جیتا جا سکتا ہے۔ بندوق اور تلوار کے ذریعہ روح کو نہیں جیتا جا سکتا۔ چھوٹی چھوٹی دیواریں توڑ کر انسانیت کو آگے بڑھنا ہے اسلئے سب کو چاہیئے کہ اس پیغام کو سچے دل سے پڑھیں اور اپنے دل کے اندر اتاریں"۔

(اخبار الجمعیتہ دہلی ۲۳ر ۱۰ر ۵۷ء صفحہ ۲)

ایک پیغام میاں عبد الوہاب صاحب و میاں عبد المنان صاحب کے نام

از جناب راجہ غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ایمرچ (کشمیر)

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

گذشتہ واقعات اس امر پر شاہد ہیں کہ جب انسان کی بدقسمتی کے دن آجاتے ہیں۔ تو وہ اپنے علم اور کارکردگی کا فخر کر کے اپنے آپ کو کچھ سمجھ بیٹھتا ہے اور بے اختیار منہ سے انا خیر منہ کہہ کر اپنے تمام علم اور اعمال کا صفایا کر لیتا ہے۔ اور دوسروں کو کم علم کہتا ہے لیکن خدا تعالیٰ اس کم علم کو نامور کر کے اس پر غالب کر دکھاتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ اپنے علم و حکمت پر بھروسہ کر کے تکبر کرنا بہت بڑی بات ہے۔ یہ ایک ایسا خطرناک زہر ہے جس نے کھایا وہ ہلاک ہو گیا۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

تکبر مکن زینہار اے پسر
کہ روزے زدستش در آئی بسر
تکبر بود عادتِ جاہلاں
تکبر نباید ز صاحبدلاں
تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندانِ لعنت گرفتار کرد

ہمارے تعلقات آپ سے پرانے تھے۔ اس لئے مجھے بہت دکھ ہوا ہے کہ آپ لوگوں نے خلیفۂ وقت کی مخالفت کر کے اپنے ایمان کو خراب کر دیا ہے اور اپنے بے نظیر باپ کی روح کو ناراض کر دیا۔ آپ لوگ خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈریں اور سچے دل سے پھر خلافت کے ساتھ وہی تعلق پیدا کریں جو پہلے تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کی اتباع کا شرف حاصل کریں ؎

اِک زماں کے بعد پھر آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ید اللہ فوق الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر ہوگی جو ایک امام کے ماتحت ہوگی اور جو اس امام والی جماعت سے علیحدہ ہوگا اس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔ آہ افسوس کہ آپ اس امام والی جماعت سے علیحدہ ہو کر ایک ایسی جماعت کو اپنا رہبر بنا بیٹھے جو کہ آپ کے والد بزرگوار کے سخت نافرمان تھے۔ اور جن کو حضور نے فاسق قرار دے چکے تھے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اتبعوا سواد الاعظم جب مسیح موعود کی جماعت سے کچھ لوگ الگ ہو جائیں گے تو اس وقت حق اور باطل کی یہ تمیز ہوگی کہ جس بات پر جماعت کا کثیر حصہ متفق ہوگا وہی حق پر ہوگا۔ اب آپ خود غور کریں کہ جماعت کا کثیر حصہ کس کے ساتھ متفق ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ سچے دل سے دربارِ خلافت میں آکر اپنی اس عظیم الشان غلطی کا اقرار کر کے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے معافی طلب کریں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حقیقت شناسی کی توفیق عطا کرے۔ جو جو الزامات آپ لوگوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر لگائے ہیں اس سے توبہ کریں۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ موعود خلیفہ ہے جس کی نسبت بنی اسرائیل کی کتابوں میں بھی ذکر ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس بابرکت وجود کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولی علیہ الرحمۃ نے بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے بعد ان کا لڑکا ان کا جانشین ہوگا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کرون گا دور اس ماہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ ایک عالم کو پھیرا

ان اشعار میں حضرت صاحب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند کریم مجھے بشارت دیتا ہے جو میری صداقت کی دلیل ہوگی۔ کس چیز کی بشارت! فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ میں تجھے ایک بچہ دوں گا وہ بچہ کیسا ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ ہوگا ایک دن محبوب میرا۔ یعنی ایک وقت آئے گا وہ میرے مقربین سے ہوگا۔

دوسری بشارت جو حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام میں دی گئی کہ "سو تجھے بشارت ہو کہ ایک پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ذریت سے ہوگا" وغیرہ وغیرہ۔

اگر آپ پھر بھی اس پسر موعود سیدنا محمود کا جو حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کا نظیر ہے انکار کرو گے تو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کا بھی انکار کرو گے۔ ذرا ہوش میں آئیے غیروں کے پھندے میں مت پھنسو وہ خود منافقت کے سیلاب میں بہہ گئے ہیں اور آپ کو بھی غرق کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت سیدنا امیر المومنین نے کس شفقت اور محبت سے آپ کی پرورش کی تعلیم دلوائی۔ آپ کو چاہئے تھا کہ حضور کا شکریہ کرتے۔ بجائے شکریہ کے آپ

نے حضور کو بہت دکھ دیا ؎

دکھ نہ پہنچا غافلا فرزند ابراہیم کو
ورنہ قہرِ حق سے تو غرق و رسوا ہو جائیگا
جو کوئی محمود عالم کو کہے مذموم ہے
آخرش مذموم خود وہ ناسزا ہو جائیگا
حق بنا تا ہے خلیفہ جب کہ ظاہر ہو گیا
جو لڑیگا اس سے مغضوب خدا ہو جائیگا
دشمنی کب تک کرے گا حق کے پیارے سے عزیز
کیا بنے گی جب خدا تجھ سے خفا ہو جائیگا
جان و دل سے جو فدا ہو جائیگا محمود پر
یہ یقیں ہے اس سے راضی کبریا ہو جائیگا
تفرقہ انداز ہے حق کی جماعت میں وجود
مفسدوں کی مثل نابود و فنا ہو جائیگا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو گمراہی سے نکال کر ہدایت کی توفیق عطا کرے۔

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے

خدام کا انعامی تقریری مقابلہ

قادیان کے جلسہ سالانہ کی مقررہ تاریخوں سے ایک روز قبل یعنی ۵ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان ایک دلچسپ انعامی تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں قادیان میں مقیم دس خدام نے حسب پسند مفصلہ ذیل مختلف موضوعات پر تقاریر کیں:-

چنانچہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" کے موضوع پر محمد عمر صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔ ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش۔ محمد عارف الدین صاحب حیدرآبادی متعلم مدرسہ احمدیہ محمد علی صاحب کشمیری نے اردو میں اور مولوی عبد اللطیف صاحب گیانی نے پنجابی زبان میں تقاریر کیں۔ اسی طرح "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر منور احمد صاحب بہاری متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ محمد ولی الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان عبد السلام صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ نے اردو میں اور محمود حنیف صاحب آف جھالنی نے ہندی زبان میں تقاریر کیں۔

تیسرا موضوع مقابلہ "احمدیت ہی اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے" تھا جس پر سید بشیر الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے اردو میں تقریر کی۔

اس موقعہ پر جناب پروفیسر عبد السلام صاحب ایم۔ اے آف بنارس اور مولانا شریف احمد صاحب فاضل امینی مبلغ مدراس جناب مولوی سمیع اللہ صاحب قیصر مبلغ بمبئی نے ججز کے فرائض سرانجام دیئے۔ چنانچہ جج صاحبان کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مولوی عبد اللطیف صاحب گیانی اول۔ اور محمد ولی الدین صاحب حیدرآبادی متعلم مدرسہ احمدیہ دوم قرار پائے۔ مقابلہ میں اول اور دوم آنے والے مقررین کو محترم صاحب صدر نے انعامات دیئے۔ اور صدارتی تقریر میں فرمایا کہ مختلف علاقہ جات کے خدام کی تقاریر سے احباب جماعت بآسانی اندازہ کر سکتے ہیں کہ مدرسہ احمدیہ کے طلباء اور دیگر درویش خدام مرکز احمدیت قادیان میں رہتے ہوئے کس طرح دینی تربیت حاصل کر رہے ہیں اور وہ اس مقصد میں کس حد تک کامیاب رہے ہیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے صدر محترم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کی غرض بیان فرمائی اور حاضرین کو جلسہ سالانہ کے مبارک ایام بہترین رنگ میں گذارنے کی تلقین فرمائی۔

آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض فارسی منظوم کلام کا مطلب بیان کرتے ہوئے اس امر پر مزید روشنی ڈالی کہ جلسہ سالانہ قادیان سے کیونکر پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور ہمیں ان مبارک ایام کی برکات سے کس طرح مستفید ہونا چاہئیے۔

آخر میں مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان نے صدر صاحب جج صاحبان۔ مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ عہد دہرانے اور دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار مسعود احمد نائب ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان

پابندئ نماز

(ملفوظات حضرت مصلح موعود ایدہ الودود)

"نماز اور باجماعت نماز اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل ہے"۔ (الفضل ۲۴/۲/۴۴)

"ایک شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اور پھر نماز نہیں پڑھتا اور نماز نہ پڑھنے - یہی معنے نہیں کہ وہ کبھی نماز نہیں پڑھتا بلکہ سال بھر میں اگر وہ ایک نماز بھی چھوڑ دیتا ہے یا دس سال میں وہ ایک نماز کو بھی ترک کر دیتا ہے۔ تو وہ کسی صورت میں احمدی نہیں کہلا سکتا اگر اس کو یہ خیال ہو کہ میں نے بیس سال میں صرف ایک نماز چھوڑی ہے پھر کیا ہو گیا تو وہ ایک وہم میں مبتلا ہے اگر وہ بیس سال میں ایک نماز بھی چھوڑ دیتا ہے تو پھر بھی وہ احمدی نہیں کہلا سکتا"۔ (الفضل ۶/۷/۴۴)

"نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچے کو نماز کی عادت ڈالے"۔ (الفضل ۲۵/۲/۴۲)

کچھ حالات زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب رضی اللہ عنہ

نوٹ:۔ ذیل کا مضمون حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب رضؓ نے تقسیم ملک سے قبل تحریر فرمایا جو آج پرانے کاغذات دیکھتے ہوئے ملا ہے اس میں حضرت بھائی عبد الرحیم صاحبؓ نے اپنے قبول احمدیت کے حالات اختصار سے تحریر فرمائے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے بعض واقعات اپنے خاص انداز میں اختصار سے تحریر فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمادے اور ہم پسماندگان کو ان بزرگان کے خلاء کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار عبد القدیر۔ واقف زندگی از قادیان

بفضلہ پہلے ۱۸۹۴ء میں قادیان میں تحقیقات امور مذہبی کے لئے مجھے آنا پڑا۔ چنانچہ میں جبکہ رخصت پر اپنے گاؤں سورسنگھ ضلع لاہور میں جانا چاہتا تھا۔ پہلے قادیان میں آیا۔ اور سات آٹھ دن یہاں رہا۔ بازار میں ایک بوڑھے ہندو کے ہاں کھانا کھاتا جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت ایسا کرتا تھا۔ اُس سے بھی میں نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کے متعلق ذکر کیا کہ آپ کے نزدیک آپ (یعنی حضرت مرزا صاحب) کیسے آدمی ہیں۔ تو اُس نے ذکر خیر سے اطمینان دلایا۔ غالباً اُن کا نام بشن داس تھا۔ اچھی لمبی داڑھی تھی۔

میں نے رو کر دعا کی اور حضرت خلیفہ اولؓ سے دریافت کیا کہ کیا اگر میں کچھ عرصہ اسی حالت میں رہوں اور اب بیعت کر لوں تو ایسا ممکن ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں حضرت صاحب سے دریافت کر کے بتا سکتا ہوں۔ آپ نے ذکر کیا اور ظہر کی نماز کے بعد شرفِ بیعت سے میری عزت افزائی ہو کر دعا کی گئی۔

آپؑ نے فرمایا کہ اب اپنے آپ کو اسلام میں ہی سمجھو۔ میں نے عرض کی حضور میں جلدی کوشش کروں گا۔ رسالہ ۱۲ میں جہاں میں ملازم تھا سردار سندر سنگھ کے ذریعہ جو دھرم کوٹ بگہ کے رہنے والے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تمام پورا پتا مجھے معلوم ہوا اور ان کی ترغیب ہی سے مجھے اسلام پر غور کرنا پڑا۔

سردار سندر سنگھ (یعنی فضل حق صاحب) خوش مزاج اسلام کو حقیقی اور نہایت درست مذہب خیال کرتے تھے۔ اور میرے اس استفسار پر کہ اگر اسلام واقعی اپنے اصولوں میں پورا اترتا اور خدا رسیدہ بنا دینے والا ہے تو اب بھی تو اسلام میں کوئی روحانی انسان با کمال خدا رسیدہ ہونا ضروری ہے؟

اس پر انہوں نے حضرت مرزا صاحب کا ذکر کیا اور مجھے اسی لئے قادیان آنا پڑا۔

بیعت کرنے کے بعد میں نے اپنے گاؤں میں رخصت کے باقی ایام پورے کئے۔ ساری نماز کو یاد کیا اور دھرم سالہ میں روز چپکے چپکے بناکر ذکر الٰہی اور لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظٰلمین اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد اور وظیفہ کرتا رہا۔

واپس رسالہ میں جاکر میر منشی جلال الدین صاحب والد مرزا محمد اشرف صاحب سے تعارف ہوا۔ اور ان کی وساطت سے میرے عقائد کو زیادہ مضبوطی ملی۔ فتح اسلام میں نے اپنی قلم سے نقل کیا تھا۔ کیونکہ اس کی کاپیاں ختم ہونے کی وجہ سے نایاب تھیں۔ آپ نے مولوی عبد الکریم صاحب کا قرآن کا درس سننے کی بھی ترغیب دی تھی۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کو میں نے پہلے حضرت مولوی صاحب خلیفہ اولؓ کی وساطت سے قادیان میں خط لکھ کر شہر سیالکوٹ میں پوچھتے پوچھتے تلاش کیا۔ اور اُن سے آخر شرف ملاقات ہوئی۔

مولوی عبد الکریم صاحب کا درس قرآن کچھ دن سنا مگر پھر محروم رہنا پڑا۔ سکھوں کی زیادہ مہربانی نے یہ بھی مہربانی مجھ پر کی کہ اس نعمت سے محروم کرنے میں وہ اسلام کی طرف زیادہ دھکا دینے کا موجب ہو گئے۔ دوپہر کو وضو کے بعد کچھ پڑھتے پڑھتے میری آنکھ لگ گئی۔ رؤیا میں ایسا دیکھا کہ میں اندھا ہو گیا ہوں۔ حضرت مرزا صاحب کی طرف خط لکھ کر تعبیر معلوم کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ دینی صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ بہت بہت استغفار کرو۔ چنانچہ سکھوں نے رپورٹ کر کے درس قرآن سے محروم کر دیا۔ اور یہی نور آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

رسالہ میں واپس از رخصت ہونے پر میں نے چوری چوری نمازیں بھی ادا کرنی شروع [illegible] اور دفعہ [illegible] موعود علیہ السلام سے یہ بھی دریافت کیا کہ میں اگر اسی حالت میں رہوں اور اسلامی شعار حتی المقدور ادا کرتا رہوں (اُن دنوں ترقی دنیاوی ذرا معراج پر تھی) تو نجات ہو سکے گی کہ نہیں اس کا جواب مجھ کو یہ ملا کہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے رحم اور فضل سے وہ دنیاوی ترقی کے خیالات میرے دل سے نکال لئے اور چند دنوں کے بعد جب رمضان کا مہینہ آیا تو میں نے روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ میرے مہربانوں کو جب معلوم ہوا تو ایک شور برپا ہو گیا اور سردار ترپ سنگھ نے آنکھیں لال پیلی نکالنی شروع کیں۔ دھمکیاں دیں حکومت کا زور دکھایا اور کرنیل صاحب بہادر رسالہ کو بہت کچھ اُکسایا۔ آخر تنگ ہوتے پر میں نے استعفاء دے دیا۔ اور سیدھا قادیان کا ٹکٹ (یعنی بٹالہ تک کا) فوراً ہی لینا پسند کیا۔ میرے دوست سردار فضل حق صاحب نے کہا۔ لیکھرام سیالکوٹ میں آیا ہے وہ لیکچر دے گا آج رات ٹھہر جائیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشش نے اُس طرف رُخ کرنے سے بھی بالکل ہی روک دیا۔ اور محض حقیقی مولا کے کرم سے ۸ مارچ ۱۸۹۵ء کو میں جب کہ روزوں کا مہینہ تھا قادیان میں وارد ہوا۔

حضرت اقدس نے مجھے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ کھانے اور تربیت روحانی اور تعلیم کی نگرانی کے لئے تاکید کرتے ہوئے اپنے سامنے کھڑا کر کے ہر طرح خیال رکھنے کا بھی حکم دیا۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے آپ کے ارشاد کی کما حقہ رعایت کی۔ اور میری تربیت اور تعلیم کا جتنا ممکن تھا خیال رکھا۔ کوئی کوئی باپ ہوتا ہے جو ایسا خیال رکھتا ہے۔ جزاہ اللہ خیراً فی حالۃ الدنیا والآخرۃ۔

میرے رشتہ داروں نے جب میرے مسلمان ہو جانے کی خبر سُنی تو چار پانچ رشتہ دار خسر۔ تایا اور دوسرے اشخاص قادیان میں آدھمکے۔ حضرت مولوی صاحب نے احتیاط کے خیال سے مجھے بھائی خیر الدین صاحب کے ساتھ سیکھواں بھجوا دیا۔ مگر وہ وہاں بھی پہنچے۔ اور بمشکل میرا پنڈ چھوڑا۔ حضرت اقدس نے جب سنا تو فرمایا:۔

"قادیان سے بڑھ کر اس کی کونسی جگہ ہے۔ مولوی صاحب نے ایسا کیوں کیا؟"

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے ترجمہ قرآن مجید مجھے پڑھایا۔ اور حضرت خلیفہ اولؓ نے علم حدیث صرف نحو طب وغیرہ کی پوری تعلیم دی۔ ضروری تعلیم کے بعد مدرسہ ہائی سکول کی ملازمت میں وابستگی رہی۔

مہمان خانہ کا آٹا ختم ہو جاتا تو آپ مجھ کو بھیجتے۔ میں مختلف جگہوں سے آٹا لاتا۔

ایک دفعہ میں نے اسہال کے لئے دوائی کھانا چاہی۔ آپ نے بلایا اور فرمایا آٹا لاؤ۔ میں نے عرض کی حضور میں نے دوائی کھائی ہے۔ اسہال آرہے ہیں فرمایا ٹھہر کر چلا جائے۔ حاجت کے وقت اُتر پڑنا۔ ہر حال مجھ کو روانہ کر دیا۔

میری شادی کے معاملہ میں آپ نے فرمایا کہ فلاں جگہ کر لو۔ میں نے عرض کی حضور وہ تو بڈھے عمر کے ہوں گے۔ فرمایا بھلا کتنی عمر ہوگی۔ میں نے عرض کی حضور ۲۵-۲۶ سال سے تو کم نہ ہوگی۔ فرمایا پنجاب کی عورتیں اس عمر میں جوان ہی ہوتی ہیں وہیں کر لو۔ چنانچہ مجھ کو بڑا سکھ اور آرام ملا۔

آریہ ماسٹر نے ایک دفعہ میرے ساتھ کلام کرتے ہوئے بطور تمسخر اللہ تعالیٰ کی بے ادبی کی۔ حضرت صاحب کو پتا لگا تو مجھ کو بلوایا اور دریافت کیا کہ اس نے کیا کہا۔ میں نے ذکر کر دیا فرمایا

"دعا کرو"

وہ آریہ پھر پلیگ سے مرا اور کچھ اُس کے اور دوست بھی مرے۔

سردار سندر سنگھ (فضل حق صاحب) میرے اسلام لانے کے قریباً ۴ سال بعد اسلام لائے۔

• ——— میں نے جب کبھی حضور سے دعا کے لئے عرض کی تو ہمیشہ ہی فرمایا کہ آپ دعا کریں۔ ہمارا دوست ندنالی میں گرا ہوا ہو تو ہم اُس کو کندھوں پر اٹھا کر لائیں۔

• ——— کسب اور روزگار کے متعلق اور سادگی کے متعلق بارہا میں نے سنا آپ فرمایا کرتے تھے:۔

"مومن کا کیا ہے کوئلے لکڑی بیچ کر چنے کھا کر گذارہ کر سکتا ہے"

• ——— دینی تصنیف میں شب بیداری فرما لیتے اور دن کو بھی سخت مجاہدہ کرتے تھے۔

• ——— عربی زبان ام الالسنہ ہے اس کے لئے شام کی نماز کے بعد عشاء تک بلکہ اس سے آگے اچھی رات تک چھوٹی مسجد میں الفاظ کا مقابلہ کر کے عربی الفاظ کو اصل ثابت کرتے تھے۔

• ——— مہمان نوازی میں خود خدمت سے عار نہ کرتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے چیزیں لا کر دیتے تھے۔ چھوٹی مسجد میں احباب کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔

• ——— لقمہ تو شاید ہی منہ بھر کر کھاتے تھے نہایت چھوٹے چھوٹے ریزے کر لیتے تھے اپنے ریزے ذرا سالن سے لگا کر کبھی کبھی منہ میں ڈال لیا کرتے تھے۔ اپنے آگے سے احباب کے آگے رکھتے جاتے تھے۔ مقصود لوگوں کو ہی کھلانا ہوتا تھا۔ خود صرف بہلاوہ سا رہتا تھا۔

• ——— اگر مہمان کے لئے قادیان سے چیز بہتر نہ آسکے تو امرتسر لاہور سے منگوا کر خاطر مدارات فرمایا کرتے تھے ——— تو کی ڈبل کے ایک شخص کے لئے میری معرفت امرتسر سے برف بوتلیں لیمن وغیرہ کی منگوائی تھیں۔

• ——— ایک عیسائی لڑکا محمد دین جس کو اُس کی ماں سے کر حضرت صاحب کے پاس مسلمان بنوانے کی خاطر لائی تھی قادیان سے بھاگ گیا۔ حضور نے مجھے بھائی عبد الرحمن صاحب اور شیخ عبد العزیز صاحب مرحوم کو بھیجا۔

کہ اُس گراؤ نڈ ہم تم سے لے لیں گے۔ پھر لیا تھا ہم اتنے دوڑے کہ جسم ٹھنڈا ہونا شروع ہو گیا آخر اُس کو مڈالہ کے پرے سفید گنڈیں سے ورے ہی جا لیا۔ یکے پر بیٹھ کر واپس لائے۔ اور آپ کی خوشنودی کا باعث ہؤا۔

•۔۔۔ آریوں نے مسلمان بچوں کے دل جب اسلام پر اعتراض کر کے خراب کرنے شروع کئے۔ تو آپ نے اپنا سکول کھولنے کی تاکید کی جو اب ہائی سکول کہلاتا ہے

•۔۔۔ پرندوں کے گوشت اور شہد سے آپ کو محبت تھی۔ مجھے ان کے لئے اکثر ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ حضور کسی کی جگہ میں اُس کے درخت یا لکڑیوں وغیرہ سے شہد نکالنا جائز ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تو پرندہ کا حکم رکھتی ہیں۔

•۔۔۔ عربی زبان کے رواج اور علم پڑھانے کی خاطر چھوٹے فقرے بول چال کے آپ نے تیار کئے تا مستعد لوگ یاد کریں۔ مگر افسوس کہ اس میں لوگ ہی سست نکلے۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب امتحان بھی اُس بول چال کا لیتے رہے۔

•۔۔۔ ایک رجسٹر ایسا بھی آپ نے پسند کیا جس میں احمدی جوان لڑکوں اور لڑکیوں کی نسبت میں مدد مل سکے۔ مگر بعض اشخاص کی اطاعت پذیری میں کمزوری دیکھ کر آپ نے اُس کا خیال بھی ترک کر دیا۔

•۔۔۔ حافظ معین الدین صاحب نابینا کو آپ امام الصلوٰۃ بنا لیا کرتے تھے۔ کبھی مجھے بھی ارشاد فرما دیا کرتے تھے۔ یہ ابتدائی زمانہ میں کبھی کبھی مولوی صاحبان کی عدم موجودگی میں ہؤا کرتا تھا خود بھی عرض کرنے سے امام ہو جایا کرتے تھے آپ کے پیچھے اس طرح نماز پڑھنے سے سعادت حاصل ہو جایا کرتی تھی

•۔۔۔ آپ کی طبیعت اور جسم میں کسل بالکل نہ تھا مرزا ایوب بیگ صاحب اور مرزا یعقوب بیگ صاحب نے چولے باوا نانک صاحب کا شام کے بعد ذکر کیا۔ تو آپ صبح ہی چند اصحاب کو یکوں میں سوار کرا کر فوراً وہاں پہنچے۔ ظہر عصر کی نماز وہاں پڑھی اور درشن چولہ صاحب کے بعد اُسی دن قادیان واپس پہنچ گئے۔ اسی طرح سوہاہے مقام میں جو ضلع فیروزپور میں ہے ایک پوتھی گدی والوں کے پاس جو اُن کے بزرگوں سے بطور ورثہ مقدس سمجھ کر امانتاً آرہی تھی اس کا علم آپ کو جب ہؤا تو چند اصحاب کو فوراً وہاں بھجوا دیا گیا اور اُس پوتھی کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی لے کر واپس آئے اور نہایت ہی خوشخط حمائل کو دیکھ کر اُنکے قلوب کو اس طرح نہایت ہی سرور اور راحت حاصل ہوئی۔ چولا صاحب اور حمائل (قرآن مجید) کا ذکر آپ نے اپنی تصنیفات میں مفصل لکھ دیا ہے۔

ظہر وقت تصنیف کے اوقات میں آپ نے تین چار مہینے تک قریباً ظہر عصر کو اکٹھا

دفعہ جمع کیا تھا۔ نمازیں اول وقت میں ہی ادا ہو جاتی تھیں بالخصوص مولوی عبد الکریم صاحب کے زمانہ میں۔

ایام جلسہ میں سب مہمانوں کو ایک قسم کا کھانا ہی دینا آپ کو پسندیدہ تھا سوائے کسی فرد کی خاص ضرورت کے۔ ایک جلسہ پر اخراجات مجھ کو پیشگی دے کر فرمایا تھا کہ سب کو ایک قسم کا کھانا دیں۔ مجھے یاد ہے کہ مبلغ ۶۰۰ روپے سے اوپر ۶ روپیہ آٹھ آنے خرچ ہوئے تھے۔

ظہر کی نماز کے بعد کچھ دیر آپ اکثر مسجد میں تشریف رکھتے اور لطیف نکات بیان فرمایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ ایک شخص کو میں نے اور حضرت میر ناصر نواب صاحب نے ذرا بدنی سزا دی تو آپ نے اتنی ہمدردی کے ساتھ تقریر کی کہ ہم نے اُس شخص سے معافی مانگی اور اُس کو خوش کرنے کی مذمت بھرے دل سے کوشش کی۔

نفس سے بچنے کی اکثر تاکید رہتی تھی۔ آپ کی طبیعت میں صلح و آشتی کا خمیر کوٹ کوٹ کر بھرا ہؤا تھا۔ سکھوں نے بارہا مہمانوں کو تکلیفیں دیں آپ کے متبعین کو ستایا۔ حتیٰ کہ پاخانہ بھی کسی نے کھیت میں کیا تو اُس کو اُن سے ہی اُٹھوایا۔ لیکن جب بھی مقدمات قانونی فرد جرم اُن پر عائد ہوئی۔ تو اُنہوں نے معافی کے لئے دندگی صورت اختیار کر کے سا سا کیا کرایا چند لمحوں میں معاف کرا لیا۔

قتل کا الزام آپ پر لگایا گیا۔ لیکن خون کے پیاسے دشمن مولوی کی ذاتیات پر جب وکیل نے جرح شروع کی۔ تو آپ نے اپنے وکیل کو روک دیا۔ یہ حیا کا پہلو آپ کی بے حد سلیم فطرت پر بڑی صفائی سے اظہر من الشمس گواہی دے رہا ہے۔

راستی اور راست گوئی میں آپ مشہور تھے۔ اپنے نقد ان کی پرواہ راستی کے رکھنے میں آپ پسند کر لیا کرتے تھے واقعات نے بارہا اس کی شہادت دی ہے۔

شام کی نماز کے بعد عشاء تک آپ ضرور بار مسجد میں تشریف رکھتے۔ اور دینی مسائل اور کسی دینی پہلو پر بطور تربیت اونچی آواز سے تقریر فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی آواز بڑی اونچی تھی۔ اور جوش سے بھری ہوئی ہوتی تھی۔ دین اسلام کی حمایت کے لئے آپ کو بڑا ہی محنتی وجود دیکھا گیا تھا۔ آپ کی جملہ تصنیفات اور ہمنشین لوگوں کی گواہی اس بارہ میں صحیح شہادت دے رہی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بیمار ہوئے تو آپ نے بار بار دوائی تیار کر کے اُن کو پلائی۔ اُنہوں نے عرض کی میرا پیٹ بھر گیا ہے۔ کوئی ایک دوائی مفید ہو

تو کافی ہے۔ آپ نے فرمایا اسی لئے تو ہم بار بار دیتے ہیں کہ کسی ایک دوائی پر بھروسہ نہ ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ ہی کی طرف دھیان رہے۔

یا حي یا قیوم برحمتك

استغیث بارہا آپ کی زبان سے نکلتا رہتا تھا۔ سبحان اللہ بھی بکثرت سنا جاتا تھا۔ خاص دُھن میں لگا ہؤا جیسے کسی کے چہرے سے پڑھا جا سکتا ہے یہی کیفیت آپ کے چہرے کے عنوان سے نمایاں نظر آتی تھی۔

آپ بے فائدہ کلام کے عادی نہ تھے خاموشی کا پہلو غالب رہتا تھا۔ کپڑوں سے محبت یا اُن کی طرف خاص توجہ کا پہلو نہ تھا۔

عورتوں کے حقوق کی خاص تاکید فرماتے تھے۔ ایک دفعہ حکیم فضل دین صاحب نے مہر کے تذکرہ میں ذکر کیا کہ حضور میری بیوی نے تو مہر معاف کر دیا ہؤا ہے۔ آپ نے فرمایا حکیم صاحب آپ نے اُن کے حوالے کر دیا تھا۔ حکیم صاحب نے عرض کیا کہ نہیں حضور اُنہوں نے ویسے ہی کہہ دیا تھا کہ مہر میں نہیں لونگی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا حکیم صاحب آپ اُن کے ہاتھ میں پہلے رقم دے دیں پھر وہ آپ کو معاف کر دیں تو اس کا نام معاف ہے۔ حکیم صاحب نے مہر کی رقم اپنی بیوی کے حوالے کر کے کہا کہ تم نے تو مہر معاف کر دیا تھا لاؤ مجھے واپس یہ رقم دے دو۔ انہوں نے کہا کہ عورتوں کو بھی مختلف ضرورتیں

در پیش رہتی ہیں اب آپ یہ رقم میرے ہی پاس رہنے دیں۔

عورتوں کو مارنا اُن پر آوازہ کسنا اور سختی ناجائز کرنا آپ کو بہت ہی ناپسند تھا۔ فرمانے لگے ہم نے ایک دفعہ اونچی آواز سے ذرا کسی امر میں متنبہ کیا تھا تو دیر تک استغفار مانگنا پڑا۔

مولوی عبد الکریم صاحب سے ہی کسی معاملہ میں گھر کے متعلق ذرا ناجائز سختی ہوئی۔ تو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہؤا۔ مسلمانوں کے لیڈر کو...... الخ

مرزا مبارک احمد صاحب آپ کے صاحبزادے فوت ہو گئے۔ تو آپ نے باغ میں بیٹھ کر صبر شکر اور رضا کی تاکید کی۔ آپ نے ان الہامات کا بھی ذکر کیا۔ جو مبارک احمد صاحب کے متعلق اللہ تعالےٰ نے کئے تھے اور اللہ تعالےٰ کے وجود پر ایسے یقین کے پیدا ہونے کے متعلق مفصل بیان فرمایا۔ افسوس کہ اب الفاظ یاد نہیں رہے۔

لاہور میں بیمار ہونے پر جب میں پہنچا تو مجھے دیکھ کر حسب عادت مسکرائے اور اشارہ کیا۔ کہ دباؤ۔ اُس وقت آپ کلام نہ کر سکتے تھے۔ تھوڑی دیر دبایا پھر تشریف لے گئے۔ آخر رفیق اعلیٰ کے لقاء کے لئے رحلت فرمائی۔ غسل میں بھی مجھے کچھ حصہ ملا۔ اللّٰھم صلّ وسلم وبارك علی محمد وعلی آل محمد وعلی عبدك المسیح الموعود۔ آمین۔

مِنْ

چوہدری عبد الرحیم محلہ دار الرحمت قادیان ضلع گورداسپور

اعلان دار القضاء سلسلہ احمدیہ قادیان

محترمہ اصغری خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب اے۔ ڈی۔ ایم رانچی کی ایک تحریر مکرم ناظر صاحب بیت المال قادیان نے نظارت قضاء میں پیش کی ہے۔ جس میں محترمہ موصوفہ نے لکھا ہے کہ ان کی چچی مسماۃ زینب النساء صاحبہ زوجہ عبد اللہ خاں صاحب مرحوم وفات پا گئی ہیں۔ اور مرحومہ اپنی کل جائیداد جس میں امانت فنڈ میں جمع شدہ مبلغ پانچصد روپیہ بھی شامل ہے۔ ان کو دے گئی ہیں۔ نیز یہ کہ مرحوم کا کوئی وارث ان کے علاوہ نہیں۔

مکرم ناظر صاحب بیت المال قادیان نے نظارت قضاء کو لکھا ہے کہ محترمہ اصغری خاتون صاحبہ کی منشاء کے مطابق یہ رقم اشاعت اسلام میں جمع کرنے کے لئے نظارت موصوفہ کو دی جائے۔

لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم ناظر صاحب بیت المال قادیان کے اس مطالبہ پر اگر کسی کو اعتراض ہو۔ تو وہ بمعہ ثبوت دفتر ہٰذا کو ایک ماہ کے اندر اطلاع کرے۔ اگر اس عرصہ میں کسی کی طرف ایسی کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی۔ تو بعد انقضائے میعاد مکرم ناظر صاحب بیت المال قادیان کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔ فقط والسلام

مرزا وسیم احمد ناظم قضاء سلسلہ احمدیہ قادیان

تبلیغ کا ایک آسان ذریعہ۔ بڑی بڑی لائبریریوں اور پبلک ریڈنگ روموں میں تبلیغی اغراض کے پیش نظر اخبار بدر جاری کئے جاتے ہیں۔ اس طریق سے متعدد افراد کو صرف چھ روپیہ سالانہ میں سال بھر کے لئے تبلیغ کا آسان ذریعہ میسر آ سکتا ہے

خدا تعالےٰ نے آپ کو مالی وسعت دے رکھی ہے مناسب ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ہمیشہ قائم رہنے والا ثواب حاصل کریں۔ سلسلہ کو ایسے مخلصین کے تعاون کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ہز ایکسی لینسی شری بھیم سین سچر گورنر آندھرا پردیش کی

جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سیرت طیبہ پر تقریر

از مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل حیدر آباد دکن

بروز دوشنبہ مورخہ ۵۸-۲-۷ بمطابق ۱۲ر ربیع الاول ۱۳۷۷ھ مجلس تعمیر ملت حیدر آباد دکن کے زیر اہتمام بمقام احاطہ دیکاجی ہوٹل عابد روڈ بصدارت ڈاکٹر یوسف حسین خاں صاحب سابق صدر شعبہ تاریخ جامعہ عثمانیہ سیرت النبی صلعم کے جلسے کی کارروائی شروع ہوئی۔ افتتاحی خطابات کے بعد ہز ایکسی لینسی تشریف لائے۔ صدر محترم نے موصوف کا خیر مقدم فرمایا اور ہز ایکسی لینسی کی تقریر سے قبل حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا۔ بعدہ ہز ایکسی لینسی نے اپنی تقریر یوں شروع فرمائی۔

جناب صدر و بھائیو۔ آج مبارک دن ہے۔ اس مبارک دن کی یاد کے لئے ہم اکٹھے ہوئے ہیں۔ لاکھوں مسلم بھائی ہیں۔ جو آندھرا میں رہتے ہیں۔ جو اس تقریب کی خوشی میں مسرت سے لبریز ہیں اور میں اُن کی خوشی میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی چیز کے لئے کوشش کرنی ہوتی ہے۔ تو یہی طریق ہے کہ انسان دوسرے کے غم میں شرکت کر سکتا ہے یا اُس کی خوشی میں شریک ہو سکتا ہے۔ میں آندھرا پردیش کے لاکھوں بھائیوں کے دل کی پکار سن کر آیا ہوں۔ اور کوشش ہے کہ اس خوشی میں آپ کے ساتھ ہمنوا ہو سکوں۔ میں اس موقعہ پر کوشش کروں گا کہ آپ کے ساتھ مل کر اس بزرگ ہستی کو خراج عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں جس نے دنیا کو انسانیت کا رستہ دکھایا۔ میری یہ خواہش ہے کہ میں اس سٹیٹ کے ہر طبقے کے لوگوں کو قطع نظر امتیاز و تفریق جس طرح وہ آندھرا پردیش کا حصہ ہیں۔ اپنا حصہ بناؤں۔ اسی غرض کے پیش نظر میں یہاں آیا ہوں۔ اور مجھے خوشی ہے کہ میں آپ کے درمیان ہوں۔

صدر صاحب نے اشارۃً جس شکایت کا ذکر کیا ہے۔ اور بجا طور پر شکایت کی ہے۔ کہ مذہب کے نام پر وہ کام کئے گئے جو بڑے سے بڑا لا مذہب نہیں کر سکتا۔ اگر حقیقت میں ہم لوگ مذہب کا حقیقی مفہوم سمجھ جائیں۔ اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ تو آج دنیا جو اپنے آپ کو ایک آگ میں دھکیلے جا رہی ہے وہ گلزار بن جائے۔ انسانی طاقت کا اظہار آپ لوگوں نے اخبار میں پڑھا ہوگا کہ چاند بنا کر چھوڑا گیا۔ اور کہا گیا کہ چاند اسے روکو۔ اس سے دوسرے ملکوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ کہ ایک ملک کی طاقت ہم سے بڑھ گئی ہے اب ہم کیا کریں گے۔ ہم آج دعوے تو بہت کرتے ہیں۔ مگر وہ جو مذاہب کی بنیادی چیز ہے اُس کو بھی ہم نہیں جانتے۔ مذہب کو راستہ کہا جائے تو درست ہوگا۔ راستہ سفر طے کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ منزل کہاں ہے کیسے پہنچنا ہے۔ اس تعلق سے جو میں کہنا چاہتا ہوں۔ آپ اُسے اچھی طرح سمجھ لیں کہ راستہ پر پڑ جانا۔ منزل کو طے کرنے کے مترادف نہیں۔ منزل کو طے کر کے آخر تک پہنچ جانا دوسری چیز ہے۔ اور راستہ پر پڑ جانا اور چیز ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ میں راستہ پر ڈال دیا جاؤں۔ مگر یہ کہ میرا قدم کہاں پڑ رہا ہے درست پڑ رہا ہے یا غلط پڑ رہا ہے اُسے دیکھنے کی ضرورت ہے۔

مذہب سے پتہ چلتا ہے کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ دنیا میں ایک سے زیادہ مذاہب ہیں اور خصوصاً ہندوستان میں کئی مذاہب ہیں۔ مگر بنیادی طور پر ایک مذہب اور دوسرے مذہب میں کوئی فرق نہیں۔ جو چیز ایک مذہب سامنے رکھتا ہے وہی چیز دوسرا مذہب بھی سامنے رکھتا ہے اور یہ میں اُن لوگوں کا ذکر کر رہا ہوں جو خدا پر یقین رکھتے ہیں تمام مذاہب کا مقصد یہ ہے کہ ہم خدا کے قدموں میں بیٹھ سکیں۔ یا اُس سے مل جائیں کہنے میں تو ہم اپنے آپ کو اشرف المخلوقات کہتے ہیں۔ کیونکہ کہنے والے ہم خود ہیں مگر معاف فرمائیں۔ کچھ ایسے دکھائی دیتا ہے کہ ہم سب اس کے برعکس ہیں۔ یعنی حیوان ہیں۔ ویسے تو صدر صاحب (یعنی ڈاکٹر صاحب) کہہ دیں گے کہ ہم حیوان تو ہیں مگر Rational ہیں Rationality ہم میں نام کو نہیں۔ جو چیز ہم کو کشاں کشاں کھینچے لے جا رہی ہے۔ وہ حیوانیت ہے اور ہم اُس پر سوار ہیں۔ جب ایسا وقت آتا ہے۔ تو قدرت کا قانون یہ نہیں ہے کہ اُس نظام کو گندہ رہنے دے۔ لہذا جب گندگی حد سے بڑھ جاتی ہے تو نیکی مجسم اپنے آپ سامنے آ جاتی ہے۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ حضرت محمد صلعم کا ظہور کن حالات میں ہوا۔ وہ کیسے حالات تھے۔ اُن حالات کا ذکر کر کے سر انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ انسان اُس وقت انتہائی گمراہ تھا۔ کیا آپ اس لئے تشریف لائے کہ دوسروں کو صفحہ ہستی سے اڑا دیں یا لوگوں کی دولت چھین لیں۔ یا اپنے مخالفوں کو بددعا سے اُڑا دیں۔ کیا ہم جانتے نہیں کہ جب آپ سے گذارش کی گئی کہ مخالف بہت خراب ہے۔ آپ اس کے لئے بددعا فرمائیں۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ میں لعنت بھیجنے نہیں آیا بلکہ میں رحمت بن کر آیا ہوں۔ یہ اُس بزرگ ہستی کی تڑپ تھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تعلیم کا یہی راز ہے کہ آپ انسانیت کی خدمت نہیں چھوڑتے کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی ہمارا رشتہ نہیں اور اگر خدا سے جوڑ ہو سکتا ہے تو انسان ہی بن کر

آپ معمولی بستر پر استراحت فرمایا کرتے تھے۔ پیار کرنے والے محبوب کی بلائیں لیتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ حضور صبح اُٹھ کر دریافت فرماتے ہیں کہ میرا ٹاٹ کس نے ڈبل کر دیا۔ عرض کیا گیا۔ بہت پتلا بستر تھا۔ جو تکلیف دہ تھا۔ آپ نے فرمایا اس ڈبل ٹاٹ نے میری نماز کو خطا کر دیا ہے ہم ایسے پیغمبر کے پیرو ہیں جن کا یہ نمونہ تھا اُس کے راستہ پر چلنے والے اگر مخمل کے بستروں میں استراحت کریں اور سمجھیں کہ نماز ادا ہو رہی ہے تو غلط ہوگا۔ اسی لئے ہم میں آج درندے ہیں۔ جو دوسروں کی دولت کو چوس کر بڑے بن رہے ہیں حضور صلعم کا طریق تھا کہ کوئی آدمی کسی مجبوری سے سامنے کھڑا ہو جاتا۔ تو اُس سے بات کر کے پھر نماز شروع فرماتے۔ اس طرح آپ کو بچے بہت پیارے تھے اسی لئے تو آپ نے فرمایا کہ نماز کو لمبا کرنا چاہتا ہوں۔ تو ان کے رونے کی وجہ سے مختصر کر دیتا ہوں۔ آپ نہایت محبت کے ساتھ اپنے بچوں سے باتیں کرتے۔ کیونکہ جنت میں اُسی وقت پہنچیں گے جب ہم بچوں کی طرح معصوم ہو جائیں گے۔ آج سوچئے کہ کیا ہم ایسی ہی نمازیں ادا کرتے ہیں تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا مذہب کا تعلق دل سے ہے۔ یہ چیزیں یعنی نماز وغیرہ ہماری معاون بن جاتی ہیں۔ اور دل جو قابو سے باہر ہونے لگتا ہے۔ نمازوں کی مدد سے ہم اُسے کنٹرول میں لے آتے ہیں۔ یعنی برائی جب دل میں آنے لگے تو ہم اُس کا مقابلہ کر سکیں اس طرح آپ نے فرمایا کہ اگر میں [illegible] تصویر کھینچوں کہ ایک سڑک ہے جو منزل مقصد تک لے جاتی ہے اُسے فردوس کہیں یا کچھ اور کہہ لیں۔ میرا تعلق تو اُس تخیل سے ہے جو انبیائے کرام نے ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اُسی شاہراہ پر مختلف جہات سے سڑکیں آ کر ملتی ہیں۔ اور سب پر کوئی نہ کوئی چل رہا ہے۔ اور سب سڑکیں آپس میں آ کر مل جاتی ہیں۔ حتی کہ کندھے سے کندھا بھڑنے لگتا ہے۔ وہ شاہراہ کس شان کی شاہراہ ہے۔ وہاں پہنچ کر کسی مسافر میں فرق نہیں رہتا۔ مگر چلنے والے راستے میں جھگڑتے ہیں۔ کہ خدا ایسے اس طرح ملتا ہے۔ مگر ایسے جھگڑنے والے خود اندھے ہیں۔ ان کی مثال تو ایسے ہے کہ ہاتھی میں دھتی۔ مگر بھی صحیح نہیں چل سکتے جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔ ؎

او کہ خویشتن گم [illegible] رہبری کند

پس پہلے اس بات میں قدم رکھو۔ قبل اس کے کہ خدا تعالےٰ کی شان میں کچھ کہنا یا لکھو۔ ابتدائے آفرینش سے ایک مسلسل جنگ نیکی اور بدی میں چلی آ رہی ہے۔ اور ہم کون ہیں کیا ہم نیکی کے فرشتے ہیں۔ شیطان کی شکل کبھی دیکھی ہے؟ میں نے تو کبھی دیکھی ہو تو شیشہ دیکھ لیتا ہوں۔ اگر ہم اس راز کو سمجھ لیں۔ کہ شیطان ہے جو ہر وقت گمراہ کرتا ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی جان لیں کہ ہم سب ایک خدا کی مخلوق ہیں۔ تو کوئی ہم میں سے کسی پر ہاتھ نہیں ڈالے گا جو اس کے خلاف چلے گا اُسی کا نام شیطان ہے اور شیطان ہمارے اندر ہے۔ جو ہمیں ادھر اُدھر جانے نہیں دیتا۔ مذہب ایک طاقت ہے۔ جو شیطان کے قابو سے نکالتی ہے۔ اگر کوئی مسلم کے گھر پیدا ہو کر محمد خاں نام رکھ لے یا ہندو کے گھر پیدا ہو کر رام لال نام رکھ لے۔ تو فقط نام رکھ لینے سے حقیقی مذہب کی روح اندر داخل نہیں ہو جاتی۔ جبتک کہ ہم اس دین کے راستہ پر چل کر منزل کو نہ پہنچ جائیں ہم مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ اور یہ آسان نہیں۔

اپنے پیغمبر صلعم کو دیکھو کہ کس قدر رواداری اُن میں تھی۔ جس شخص میں تنگ دلی آ جائے تو وہ بڑا بدقسمت ہے۔ خدا تعالےٰ نے تو اس تنگ دلی کو نکال کر سب کو بھائی بھائی بنایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے کہ ہم نے ہر قوم میں اپنے رسول بھیجے۔ بعض کا ہم نے نام قرآن میں بیان کیا ہے اور بعض کا نہیں بیان کیا۔ اور یہ جو ہم ایک دوسرے کے رہنما کی تکذیب کرتے ہیں۔ یہ ہمارا فعل ہے یہ الفاظ خدائی زبان سے نہیں نکل سکتے۔ اُس کی زبان سے تو وہی نکلا ہے جو میں نے سنایا ہے۔ اور پھر یہ بھی ہمارا اپنا پیدا کردہ جھگڑا ہے کہ [illegible] خدا گھنٹہ سے جگایا جاتا ہے اور آپ کا خدا [illegible] اور طرح بلایا جاتا ہے۔ مگر اُس نے تو سب کو فرمایا ہے کہ سب مل کر میری رسی کو مضبوطی [illegible] اور اگر چاہتے ہو کہ زندہ ہو [illegible] پہلے فنا ہو جاؤ۔ لقا خود بخود آ جائے گی۔ مگر ہم رنگ بتا کو [illegible] سمجھتے ہیں۔

ہندوستانیوں کے لئے ہندوستان کے تعلق سے اور اس سے بڑھ کر انسانیت کے ناطے سے ہمارا [illegible] الا رشتہ ہے اب ایمان سے کہیں کہ کیا ہم مستحق ہیں کہ ہمیں انسان کا لقب یا خطاب دیا جائے۔ جب ہم ان کے پاس سے گذرتے ہیں۔ جو مصیبت [illegible] زدہ پڑا ہے۔ مگر ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اور کیا ہمیں پھر بھی انسان ہی کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے گھر میں ضیافت اُڑ رہی ہوتی ہے۔ اور ہمسایہ بھوک سے تڑپ رہا ہوتا ہے۔

[illegible] مبارک دن ہمیں یہ دعوت دیتا ہے۔

تقسیم و ترسیل لٹریچر

از دفتر مرکزی نشر و اشاعت و دعوت و تبلیغ قادیان بابت ماہ ستمبر ۱۹۵۷ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت مرکز سلسلہ میں اسلام و احمدیت کے لٹریچر کی اشاعت کا کام تسلی بخش طور پر ہو رہا ہے۔ اور باوجود ناساعد حالات اور محدود ذرائع کے اعلائے کلمۃ اللہ اسلام کا کام ملک کے گوشہ گوشہ میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اور ہمدردان اسلام سے التماس ہے کہ وہ اس کار خیر میں مرکز سلسلہ کی اعانت فرمائیں۔ تاکہ یہ کام زیادہ وسعت سے ہو سکے۔ جو احباب نشر و اشاعت کا چندہ بھجوانا چاہیں۔ وہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام امانت "ن"نظارت دعوت و تبلیغ میں روپیہ کی ترسیل فرما دیں۔ اس ماہ ۲۷۱۵ ٹریکٹ و رسالہ جات احباب کو بھجوائے گئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

گوشوارہ نشر و اشاعت دفتر دعوت و تبلیغ قادیان ماہ ستمبر ۱۹۵۷ء

نام کتاب	تعداد
پیغام صلح اردو	۲۳۸
" ہندی	۱۴۱
" انگلش	۱۰۰
آسمانی تحفہ اردو	۳۴۱
" " ہندی	۱۵۹
" " گورمکھی	۸۰
کرشن اوتار کا پیغام اردو	۲
" " " ہندی	۶۹
وہی ہمارا کرشن "	۱۱۵
خصوصیات قرآن انگلش	۸۰
احمدیہ موومنٹ ان انڈیا	۱۳۵
تحریک احمدیت بھارت واسیوں کی نظر میں	۲۱۳
عقائد و تعلیمات	۱۷
میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں انگلش	۱۰۱
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "	۴۸
احمدیت کا پیغام انگلش	۱
زندہ اسلام	۲۲
حقیقی اسلام	۴۸
اس زمانہ کے امام کو ماننا ضروری ہے	۶۵
اس زمانہ کے خلیفہ اور امام اور مجدد کو پہچانو	۵۱
زمانے کی ضرورت انگلش	۲۵
حکومت وقت اور جماعت احمدیہ	۱
سیرت مسیح موعود علیہ السلام انگلش	۵۵
سیرت مسیح موعود علیہ السلام اردو	۲۹
تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک	۸۸
جوزیں یعل گورمکھی	۱۵۱
محمد خاتم النبیین	۳۱
مولانا مودودی کے بیان پر تبصرہ	۷
خاتم النبیین کے بہترین معنے	۴۷
اسلام اور اشتراکیت اردو	۲۴
احمدی مسلمان ہیں	۱۰
وہی ہمارا کرشن بنگالی	۱۰
اس زمانے کا اوتار "	۱۰
اسلامی عبادت ہندی	۱
ہندو دھرم میں تعدد ازدواج ہندی	۱
علمائے مصر کا فتویٰ (وفات مسیح پر)	۱۲

نام کتاب	تعداد
بابا نانک رحؒ اور وحدانیت اردو	۵
ہمارا رسول گورمکھی	۱
پیغام صلح گورمکھی	۲
سیرت مسیح موعود علیہ السلام گورمکھی	۱
الہدیٰ اردو	۳
اسلام اور دیگر مذاہب عربی	۱
البشریٰ عربی	۱
بدر اخبار	۱
تبلیغ اسلام (چارٹ)	۱۳
ناقابل تسخیر قلعہ انگلش	۶
انسانیت کا ہمدرد محمد صلی اللہ علیہ وسلم انگلش	۱۵
عیسائیوں کو نصیحت "	۲۶
لائف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد انگلش	۱
علمی معجزہ	۱
محمد عربی	۱
ترجمۃ القرآن انگلش	۴
دیباچہ ترجمۃ القرآن انگریزی	۲
" " " اردو	۱
اسلامی اصول کی فلاسفی انگلش	۱
" " " اردو	۱
اسلام کا اقتصادی نظام "	۱
ہائی کورٹ کا فیصلہ انگلش	۴
شہادت القرآن	۲
ضرورت الامام	۲
منہاج الطالبین	۱
الفرقان	۱
وصیت حجۃ الوداع (حدیث)	۵
ترجمۃ القرآن انگلش پہلا پارہ	۳
قرآن کریم گورمکھی	۱
اسلام میں اختلافات کا آغاز	۱
کشتی نوح	۳
چالیس جواہر پارے	۱
احمدیت کا پیغام انگلش	۲
قادیانی مسئلہ کا جواب	۳
بشارت احمد	۳
حقیقی اسلام (کتابچہ)	۱
موعود اقوام عالم	۱
مذہب اور سائنس	۱
خلافت ثانیہ کا قیام	۲
تبلیغ کی اہمیت	۱
غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے وجوہات	۳
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جماعت احمدیہ کا عقیدہ	۱
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سنین وار واقعات (چارٹ)	۲
اہل بہاء سے پانچ سوال	۱
متفرق	۵
ترسیل لٹریچر کی میزان	۲۷۱۵

ناصرات الاحمدیہ قادیان کا انعامی تقریری مقابلہ

جلسہ سالانہ کے دوران میں ۷ر اکتوبر ۱۹۵۷ء بروز سوموار بوقت شام آٹھ بجے ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں کا تقریری مقابلہ نصرت گرلز سکول قادیان میں منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر لجنہ کی تمام ممبرات اور بیرونجات سے آئی ہوئی مہمان بہنوں کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ جلسہ کی محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے صدارت فرمائی۔ اور محترمہ بیگم صاحبہ سیٹھ یوسف اللہ دین صاحب اور صالحہ بیگم صاحبہ آف پٹنہ نے جج کے فرائض سرانجام دیئے۔ اس انعامی مقابلہ میں تقاریر کے لئے حسب ذیل چار عنوانات مقرر کئے گئے تھے۔

۱۔ والدین کی اطاعت۔ ۲۔ سچائی اور دیانت۔ ۳۔ تعلیم کی ضرورت اور اہمیت ۴۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد سیکرٹری نے سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر دو لڑکیوں نے ناصرات الاحمدیہ کا جھنڈا پکڑ کر بلند آواز سے "وہ پیشوا ہمارا" نظم پڑھی جس کے بعد تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ تقریر کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت آٹھ منٹ مقرر تھا۔ پورے آٹھ بجے یہ جلسہ شروع ہوا۔ اور ساڑھے نو بجے ختم ہوا۔ کل نو لڑکیوں نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔

آخر میں جج صاحبان نے اپنے فیصلہ کے مطابق اول۔ دوئم۔ سوئم آنے والی لڑکیوں کو مقررہ انعامات تقسیم کئے۔ ایک چھوٹی بچی جس کی عمر سات آٹھ برس ہو گی اس نے بہت خوبصورتی سے مضمون پڑھ کر سنایا۔ نیز اول آنے والی بچی کو صدر صاحبہ نے اپنی طرف سے انعام دیا۔ چوتھے نمبر پر آنے والی لڑکی کو بیگم صاحبہ یوسف اللہ دین صاحب نے اپنی طرف سے انعام دیا۔ اس کے بعد بیگم صاحبہ یوسف اللہ دین صاحب نے بچیوں کی بعض لفظی غلطیوں کی اصلاح فرماتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

بعد دعا یہ جلسہ برخاست ہوا۔

انشاء اللہ آئندہ جلسہ سالانہ پر پھر یہ تقریری مقابلہ رکھا جائے گا۔ اور عنوانات کے متعلق قبل از وقت اعلان کر دیا جائے گا۔ ہمیں امید ہے کہ باہر سے آنے والی بہنیں بھی اپنی بچیوں کو تیار کر کے اس مقابلہ میں شامل کرنے کے لئے لائیں گی۔

شکرانہ فنڈ

انسان کا خاصہ ہے کہ وہ مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر۔ شادی پر بچہ کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر۔ امتحان میں کامیابی پر۔ اور اسی طرح غموں سے نجات پانے اور حادثات سے محفوظ رہنے کے مواقع پر اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ کے طور پر کچھ نہ کچھ نذرانہ پیش کرتا ہے۔

احباب کو چاہیئے کہ ایسے مواقع پر محاسب صاحب قادیان کے نام شکرانہ فنڈ کی مد میں کچھ نہ کچھ رقم ضرور بھجوایا کریں۔ یہ امر یقیناً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا موجب ہو گا۔

ناظر بیت المال قادیان

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی

فرماتے ہیں کہ میری صحت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ اور طبیعت کی عام کمزوری کے سبب احباب جماعت کی طرف سے آمدہ خطوط کا جواب فرداً فرداً دینے سے قاصر ہوں البتہ میں ہر مخلص دوست کے لئے التزاماً دعا کرتا رہتا ہوں خدا تعالیٰ اُنکے نیک مقاصد میں انہیں ہر طرح کامیاب و کامران فرمائے۔ اور اُنکی پریشانیوں کو اپنے فضل سے دور فرمائے۔ اسلئے اگر کسی دوست کے خط کا جواب انہیں موصول نہ ہو تو اسے میری معذوری پر محمول فرمائیں اور میرے حق میں بھی دعا کرتے رہا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

درخواست دعا

مکرم جناب سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ و چیف ایڈیٹر اخبار "دی سنٹینل" رانچی کے صاحبزادہ عزیز سید فاروق احمد صاحب پٹنہ یونیورسٹی کے ڈاکٹری کے اعلیٰ امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ و محترم درویشان قادیان اُن کی شاندار کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ والسلام

خاکسار
سید صمصام الدین احمد عفا عنہ خادم سلسلہ از رانچی

آندھرا پردیش کے نئے گورنر شری بھیم سین سچر کی تقریر

(بقیہ صفحہ ۹)

پیغام دیتا ہے۔ اور پنجاب سے ایک آواز آئی تھی۔

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

اسی پر آج میں نے زور دیا ہے۔ اور اسی پر میں زور دینا چاہتا ہوں۔ دنیا میں زندگی عمل سے بنتی ہے۔ جیسا کہ اقبال نے کہا ہے

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

ایک بچہ جو مسلمان کے گھر میں پیدا ہوتا ہے اُسے ہندو کے گھر میں لے جاؤ۔ تو وہی ہندوانہ رسوم سیکھ جائے گا۔ جو جاگیرداروں کے گھر میں پیدا ہوگا اُس میں وہی میلان آجاتا ہے مگر محبت۔ عفو۔ رواداری۔ اخلاص۔ پیار۔ یہ انسانیت کے جوہر ہیں۔ یہ یونہی پیدا نہیں ہو جاتے۔ اگر والدین اچھے ہیں اور اسلام پر چلتے ہیں۔ تو پھر اُن میں یہ باتیں آسکتی ہیں۔ اور یہی اخلاق دوسرا نام ہے انسانیت کا۔ آؤ آج کے مبارک دن دعا کریں۔ کہ جو دلوں کو پھیرنے والا ہے۔ وہ ہمارے دل میں یہ باتیں پیدا کر دے۔ میں جتنا سوچتا ہوں اور خوب سوچتا ہوں کہ ہر ایک کے متعلق غور کر دلتا کر جسے میں دیکھ رہا ہوں وہ حضرت کہاں بیٹھے ہیں مقصد کو پا رہے ہیں یا نہیں۔ اسی غرض کے لئے تو ہم نمازیں پڑھتے ہیں۔ یا جلسے کراتے ہیں ہمارا دل بڑا ہونا چاہیئے۔ تنگ نظری کسی قوم میں داخل ہو جائے۔ تو وہ جڑوں کو اکھیڑ دیتی ہے اور پھر کوئی طاقت ان جڑوں کو لگا نہیں سکتی ہم اپنے ملک میں ہیں۔ جہاں پر مذہب سے تعلق رکھنے والے کو اجازت ہے کہ وہ اپنے مذہب پر بلا جبر و اکراہ عمل کرے۔ مذہب کیا ہے؟ خدا کیسا ہے؟ مرنے کے بعد کہاں جائیں گے؟ اس کو اپنی اپنی جگہ پر سوچو۔ مگر مذہب کا صحیح حصہ یہ ہے کہ اس چیز کو پانے کے لئے اس دنیا میں نوع انسان سے کیسے رہو۔ پس اس لحاظ سے اصل چیز اُس راستہ پر چلنا ہے

پر غور کرتے ہیں۔ خدا کیا ہے کہاں ہے ہے یا نہیں۔ مگر میں اس کشمکش سے بے فکر ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ خدا ہے اس نقطہ کے لحاظ سے اب دیکھو کتنا پریم کس کے دل میں مذہب نے پیدا کیا ہے۔ کسی نے یہ یونہی نہیں کہا ہے

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزار ان کعبہ یک دل بہتر است

یہ سوال کہ خدا کہاں ہے۔ یہ تو یقینی بات ہے کہ وہ شیطان کے ساتھ نہیں۔ جب خدا جیسے ہوگے تو اُسے پاؤ گے۔ اگر میں گندہ سے گندہ رہوں تو اُس خدا کو کیونکر پا سکتا ہوں۔ مگر دل کو صاف کر کے توبہ کرنے سے وہ معاف کر دیتا ہے پس آج کے دن ہم توبہ کریں کہ وہ غلط کاموں سے ہمیں بچائے۔ خدا کو مضبوط پکڑیں پھر کوئی ڈر نہیں۔ جہاں ایک بھی مرد مجاہد ہے۔ جو اُس کی رسی کو مضبوط پکڑے کھڑا ہے اُسے کوئی ڈر نہیں۔ میں نے اپنی زندگی میں اپنے دل کی آواز پہچاننے کی کوشش کی ہے۔ میں ہر اس لفظ پر یقین رکھتا ہوں جو میں نے آپکے سامنے بیان کیا ہے۔ اُمید ہے آپ بھی ان امور پر غور فرمائیں گے۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال

در جماعتہائے احمدیہ صوبہ بہار از مورخہ ۲۷-۱۰-۵۷ تا ۲۰-۱۱-۵۷

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ۲۷-۱۰-۵۷ تا ۲۰-۱۱-۵۷ بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ آپ حضرات سے توقع ہے کہ انسپکٹر صاحب بیت المال موصوف کے ساتھ اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون فرما دیں گے

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	روانگی: نام جماعت	روانگی: تاریخ روانگی	رسیدگی: نام جماعت	رسیدگی: تاریخ رسیدگی	قیام یوم	کیفیت
۱	مظفر پور	۱-۱۱-۵۷	پرکھوپٹی	۱-۱۱-۵۷	۱ دن	
۲	پرکھوپٹی	۲-۱۱-۵۷	مظفرپور	۲-۱۱-۵۷	½ "	
۳	مظفر پور	۴-۱۱-۵۷	بیگوسرائے	۴-۱۱-۵۷	½ "	
۴	بیگوسرائے	۵-۱۱-۵۷	مونگھیر	۵-۱۱-۵۷	۱ "	
۵	مونگھیر	۷-۱۱-۵۷	اورین	۷-۱۱-۵۷	۲ "	
۶	اورین	۱۰-۱۱-۵۷	بھاگلپور برہ پورہ	۱۰-۱۱-۵۷	۲ "	
۷	بھاگلپور برہ پورہ	۱۳-۱۱-۵۷	خانپور ملکی	۱۳-۱۱-۵۷	۳ "	
۸	خانپور ملکی	۱۷-۱۱-۵۷	بلاری	۱۷-۱۱-۵۷	½ "	
۹	بلاری	۱۸-۱۱-۵۷	خانپور ملکی	۱۸-۱۱-۵۷	۱ "	
۱۰	خانپور ملکی	۲۰-۱۱-۵۷	رانچی	۲۱-۱۱-۵۷	½ "	
۱۱	رانچی	۲۲-۱۱-۵۷	جمشیدپور	۲۲-۱۱-۵۷	۱ دن	
۱۲	جمشید پور	۲۴-۱۱-۵۷	چھو بھنڈار	۲۴-۱۱-۵۷	½ "	
۱۳	چھو بھنڈار	۲۵-۱۱-۵۷	موسی بنی مائنز	۲۵-۱۱-۵۷	۲ "	
۱۴	موسی بنی مائنز	۲۸-۱۱-۵۷	کلکتہ	۲۸-۱۱-۵۷	۲ "	

ہماری مالی ذمہ داریاں

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کا فرض

احباب جماعت کو اس امر سے آگاہ کیا جاتا رہا ہے۔ کہ ہم تبلیغی مساعی اور اشاعت اسلام کے کام کو اسی صورت سے جاری رکھ سکتے ہیں۔ جبکہ چندہ جات کی وصولی ماہ بماہ باقاعدگی سے ہوتی رہے۔

لیکن چونکہ اکثر جماعتیں مالی سال کے ابتدائی مہینوں میں چندہ جات کی وصولی کی طرف کماحقہ توجہ نہیں دیتیں۔ اس لئے قلیل آمد کے مقابل پر اشاعت اسلام اور وسیع تبلیغی امور کی بجا آوری میں اخراجات کے لئے فکر مند ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت اور عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ اب جبکہ نئے مالی سال کی پہلی ششماہی گذر چکی ہے اگر اب بھی احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے سابقہ مہینوں کے بقایا ادا کرتے ہوئے یہ عہد کریں۔ کہ آئندہ ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ دیا کریں گے۔ اور عہدیداران بھی محنت اور کوشش سے سو فیصدی بجٹ چندہ جات پورا کرنے کی ابھی سے سعی فرما دیں۔ تو یقیناً چندوں میں گراں قدر اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور مرکز اشاعت اسلام کے کام بغیر دشواری جاری رکھ سکتا ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

چندہ تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ

بہشتی مقبرہ اور حلقہ باغ کے ارد گرد پختہ چار دیواری کے لئے چندہ کی تحریک کافی عرصہ سے جاری ہے اور اس بات کا اعلان بذریعہ اخبار "بدر" بھی کیا جا چکا ہے۔ کہ جو احباب اس غرض کے لئے کم از کم یکصد روپے یا اس سے زائد ادا کر دیں گے ان کے نام بطور یادگار دعا لکھوانے کا انتظام کیا جائے گا۔

مختلف اوقات پر جن احباب کی طرف سے اس تحریک میں رقوم موصول ہوتی رہی ہیں ان میں سے بعض کے نام اخبار "بدر" میں قبل ازیں شائع کئے جا چکے ہیں باقی نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ چونکہ ابھی اس باغ کی شمالی دیوار کی تعمیر باقی ہے جس پر کثیر اخراجات متوقع ہیں۔ اس لئے جن احباب نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا ان کو بھی چاہیئے کہ وہ اس مد میں کم از کم یکصد روپیہ بھجوا کر شامل ہو جائیں اور اللہ تعالے سے اجر عظیم کے مستحق ہوں

ناظر بیت المال قادیان

مکرم صدیق امیر علی صاحب موگرال ۱۰۰/- — ان کی طرف سے اس سے پہلے بھی مبلغ ۱۰۰/- روپے وصول ہو چکے ہیں۔

محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم صدیق امیر علی صاحب " " ۱۰۰/-

جماعت احمدیہ سکندر آباد ۶۳۰/-

مکرم مرزا اشرف علی بیگ صاحب مانکا گوڈا ۸۰/- — قبل ازیں ان کی طرف سے مبلغ ۱۰۰/- روپے ہو چکے ہیں۔

" سید یعقوب الرحمن صاحب کٹک ۱۴۰/-

" میر عبد الجلیل صاحب شموگہ ۱۰۰/-

مکرم مختار احمد صاحب ایاز افریقہ ۱۰۰/-

درخواست دعا

کشمیر میں حالیہ برف باری کی وجہ سے قحط کا شدید خطرہ ہو گیا ہے۔ کھڑی فصلیں خراب ہو گئی ہیں دعا کی جائے کہ اللہ تعالے ہمارے ان بھائیوں کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو اپنی حفظ و امان میں جملہ مصائب سے بچا کر رکھے اور ان کی مشکلات کا ازالہ فرما دے۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

خبریں

لندن ۲۷ر اکتوبر۔ شب گذشتہ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا کہ روسی پارلیمنٹ نے مارشل جارجی ژوکوف کو روس کی وزارت دفاع کے عہدہ سے سبکدوش کر دیا۔ سرکاری "تاس" نیوز ایجنسی کی اطلاع سے پتہ چلا ہے کہ مارشل ژوکوف کی جگہ مارشل روڈین وائی مالی نووسکی کا تقرر بھی عمل میں آگیا ہے۔

سرینگر ۲۸ر اکتوبر۔ شیخ عبد اللہ کی مدت نظر بندی میں مزید چھ مہینہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ موصوف کی مدت نظر بندی ۹ر نومبر کو ختم ہونے والی تھی۔ شیخ صاحب کی گرفتاری ۹ر اگست ۱۹۵۳ء کو عمل میں آئی تھی۔

بڑودہ ۲۷ر اکتوبر۔ وزیر اعظم نہرو نے کل یہاں کہا کہ عوام کو چاہیئے کہ وہ قومی یکجہتی کے لئے اپنے ماضی سے اور ان ممالک سے سبق حاصل کریں جنہوں نے پچھلے سالوں میں ترقی کی ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمیں صوبہ پرستی اور نسل پرستی جیسی تنگ نظری سے متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ آج کی انقلابی دنیا میں جب انسان سیاروں کے درمیان فاصلہ طے کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے۔ قومی یا نسلی جذبات سے متاثر ہونا محض ایک بے وقوفی ہے۔ وزیر اعظم موصوف بڑودہ میں منعقد ہونے والے جلسہ میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی خوش حالی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ شہر کی غیر متوازن صنعتوں میں نہیں بلکہ دیہات کی دولت میں اضافہ کیا جائے۔ مختلف ممالک بالخصوص امریکہ، جاپان، جرمنی اور روس نے جو صنعتی ترقی کی ہے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ان ملکوں نے اس لئے ترقی کی ہے کہ وہاں کے لوگوں نے ایمانداری اور محنت کے ساتھ بیسیوں برس تک اپنی کوشش کو جاری رکھا انہیں یوں ہی تھوڑے وقفہ میں کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ وزیر اعظم نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ملک کو ترقی دینے کے لئے پورے عزم کے ساتھ

آگے بڑھیں۔ اور اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ ہم نے دوسری جنگ میں پوری طرح برباد ہونے کے باوجود زبردست قربانیاں دے کر اپنی حالت کو سدھار لیا۔

فرینکفرٹ ۲۷ر اکتوبر۔ ڈاکٹر ہنریچ فاسٹ نے جو فرینکفرٹ کے تحقیقاتی مرکز سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور فلکیات کے ماہرین میں شمار کئے جاتے ہیں یہاں ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ روسی بچہ چاند یا سپٹ نک کوئی نادر شے نہیں ہے۔ کیونکہ یہ بات یقین کی حد تک پہنچ چکی ہے۔ کہ فضائے آسمانی میں ہم سے بہت زیادہ ترقی یافتہ مخلوق ہم سے بہت پہلے سے نہایت آسانی کے ساتھ پرواز کر رہی ہے۔ اور اس کے ترقی یافتہ طیارے دیکھے جا چکے ہیں۔

خلاء سے متعلق تحقیقاتی کانگریس کو خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر فاسٹ نے کہا کہ ہماری دنیا اور اس کے ثوابت سیارگان سے متعلق معلومات صرف چند ہزار برسوں کی ہیں۔ اور فضائے آسمانی میں ایسے کروڑوں ترقی یافتہ سیارے ہیں۔ جن کی مخلوق ہم سے بہت زیادہ ترقی یافتہ ہے۔ اور وہ اپنے رابطہ دوسرے سیاروں سے قائم رکھتی ہے۔ اور اپنے جہازوں کو آسانی کے ساتھ فضائے آسمانی میں چلا رہی ہے۔ روسی بچہ چاند کی پرواز سے یہ بات کبھی بھی ثابت نہ ہوئی کہ اس سے اصولوں پر چاند تک پہنچا جا سکے۔

ماسکو ۲۶ر اکتوبر۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹے سے روس کے عارضی سیارہ سے کوئی پیغام نہیں ملا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیارہ کی بیٹریاں ختم ہو گئی ہیں۔ اب تک یہ سیارہ نوے لاکھ میل کا سفر طے کر چکا ہے۔ وہ نوے منٹ میں پوری فضا کا چکر لگا لیتا ہے۔

سرینگر ۲۶ر اکتوبر۔ تقریباً پانچ سو گاڑیاں جن میں کشمیر کے سیلاب زدہ اور برف سے ڈھکی ہوئی وادی کشمیر کے لوگوں کیلئے چاول لے جایا جا رہا ہے نو ہزار فٹ بلند درہ بانہال سے گذریں۔ وہ رات گئے تک اس درہ سے گذرتی رہیں۔ اور صبح ہی میں سرینگر پہونچ گئیں درہ بانہال سے سرینگر صرف ۶۵ میل دور رہ جاتا ہے یہ درہ گذشتہ چند دنوں سے برف سے ڈھکا ہوا تھا تقریباً پانچ ہزار مزدور اسے صاف کر رہے ہیں

پنجاب ہائی کورٹ کے نئے جج شری اے این گروور کے تقرر پر مبارکبادی

شری اے۔ این گروور کے پنجاب ہائی کورٹ کے بنچ میں شامل ہونے پر جناب ناظر صاحب امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان نے ان کی خدمت میں جماعت کی طرف سے مبارکبادی کا خط لکھا نیز ان کو جماعت کی تعلیمات اور حالات سے واقف کرنے کے لئے ان کی خدمت میں لٹریچر بھجوایا۔ اس کے جواب میں شری گروور صاحب نے مندرجہ ذیل چٹھی لکھی ہے۔

"۱۴۱۔ جسٹسز ہاؤس سیکٹر ۴۔ چنڈی گڑھ۔

میرے پیارے مسٹر راجیکی

میں آپ کی مبارکباد اور نیک خواہشات کا بہت ہی شکر گذار ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آپ کی دعائیں میری نئی زندگی کو کامیاب بنانے میں بہت ممد ہوں گی۔

زیادہ آداب آپکا مخلص

دستخط اے۔ این گروور"

بخدمت مسٹر برکات احمد راجیکی ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان